بیلجک اقرارِ الایمان
(ایک تاریخی ورثہ)

Belgic Confession of Faith

-URDU-

1561

Urdu Edition 2025
COPYRIGHT © REFORMED BY TRUTH
www.Reformedbytruth.com

Belgic Confession of Faith (A.D 1561)

-بیلجک اقرارِ الایمان-

(ایک تاریخی ورثہ)

Reformed by TRUTH
Covenant God-Covenant People

مصنف : - گائیڈو دی بریس (Guido de Brès)

مترجم : - سلیمان شہزاد (MIB-France, M.Div (Continue)-USA)

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔
Duplication of this document is permitted for personal, private use only.
صرف ذاتی اور نجی استعمال کے لیے نقل کی اجازت ہے، فروخت کے لیے نہیں۔

CC BY NC SA Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International

Urdu Edition 2025

Copyright © Reformed by TRUTH

www.Reformedbytruth.com

Belgic Confession of Faith (Urdu)

بیلجک اقرارِ الایمان

Translated
By
Suleman Shahzad
(MIB-France, M.Div (Continue)-USA)
Reformed by TRUTH
-2025-

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

صرف ذاتی اور نجی استعمال کے لیے نقل کی اجازت ہے، فروخت کے لیے نہیں۔

NOT FOR SALE

ایمان کا اقرار کیوں ضروری ہے ؟

آج مسیحیت میں بے شمار فرقے پیدا ہو چکے ہیں۔ ان میں سے کچھ بائبل کی سچی تعلیم پر قائم ہیں، مگر زیادہ تر ایسے ہیں جو بہت سی نئی اور قدیم بدعتوں کی پیداوار ہیں۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ آج بہت سے مسیحی اپنے ایمان کو بیان کرنے، اس کا دفاع کرنے، اور دوسروں کو سمجھانے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔

اسی لیے اقرارِ الایمان نہایت ضروری ہے تاکہ عام مسیحی نہ صرف اپنے حقیقی ایمان میں مضبوط ہوں بلکہ ان جھوٹے معلموں اور غلط تعلیمات کو پہچان سکیں، اپنے ایمان کو دلیری سے بیان کر سکے، اور اس کا دفاع کر سکے۔ یہ وہ ستون (pillar) ہے جو ہمیں ایمان میں دلیر کرتا ہے۔ جنہیں صدیوں سے مسیحی کلیسیائیں اپنی تعلیم، تربیت، اور ایمان کے دفاع کے لیے استعمال کرتی آئی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب جب کلیسیا نے اپنے ایمان کی بنیادوں سے غفلت برتی، تب تب جھوٹے نبیوں اور غلط تعلیمات نے موقع پا کر کلیسیا کو گمراہ کیا۔

اسی لیے ایمان کے اقرار نامے نہایت قیمتی اور ضروری ہیں۔ یہ بائبل میں کوئی اضافہ نہیں کرتے اور نہ ہی اس سے بالاتر سمجھے جاتے ہیں، بلکہ یہ بائبل میں ظاہر کی گئی سچائی کی وفادار گواہی دیتے ہیں۔ یہ کلامِ مقدس کی حقیقی تعلیمات کا خلاصہ ہیں۔ ایک سچا اقرار کلیسیا کا خدا کے کلام کے سامنے عاجزانہ جواب اور واضح اعلان ہوتا ہے کہ ہم کیا مانتے ہیں، کیا رد کرتے ہیں، اور کس عقیدے پر قائم ہیں۔

بیلجک اقرارِ ایمان انہی سچی گواہیوں میں سے ایک روشن مثال ہے۔ یہ نہایت وضاحت اور خوبصورتی کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ کلامِ مقدس خدا، نجات، اور کلیسیا کی زندگی کے بارے میں کیا سکھاتا ہے۔ یہ کلیسیا کو غلط تعلیمات سے بچاتا ہے، مقدسین کو ایک ایمان میں متحد کرتا ہے، اور ہر مسیحی کی مدد کرتا ہے کہ وہ یقین سے کہہ سکے کہ:

"یہی میرا ایمان ہے، کیونکہ یہی بائبل سکھاتی ہے۔"

خدا کرے کہ اس اقرار نامے کو پڑھنے سے ہم صرف علم حاصل نہ کریں، بلکہ اُس خدا کی عبادت میں دلیر ہو جائیں جس نے اپنے کلام کے وسیلے سے خود کو ظاہر کیا اور اپنے بیٹے یسوع مسیح کے ذریعے ہمیں نجات بخشی۔

– **سلیمان شہزاد** (مترجم)

مترجم کی تمہید:

ہمارے رحیم خداوند اور نجات دہندہ نے اپنے اس ناتواں اور کمزور خادم کو اپنی بادشاہت اور کلیسیا کی خدمت کے لیے یوں استعمال کیا کہ اس اقرارِ الایمان کا ترجمہ کر کے خدا کے جلال اور اُس کے لوگوں کی بھلائی کے لیے پیش کیا جا سکے۔

اقرارِ الایمان اور کیٹی کزم کا ترجمہ کرنا عام کتاب کے ترجمہ کرنے جیسا بالکل نہیں ہوتا، کیونکہ اس کے لیے نہ صرف زبانوں کا علم بلکہ صحیح عقیدہ اور علم الٰہیات کی مخصوص اصطلاحات کی سمجھ بھی ضروری ہے، تاکہ گہرے حقائق کو عام ایمانداروں کے لیے سادہ اور قابلِ فہم انداز میں پیش کیا جا سکے۔ میں اپنی ناتوانی اور کمزوری سے بخوبی واقف ہوں، اور یہ جانتے ہوئے کہ میں اس مقدس کام کے لیے سب سے کمزور خادم ہوں، میں نے بھرپور محنت اور کوشش کی ہے کہ یہ ترجمہ اپنے اصل متن کے مطابق درست، وفادار اور واضح ہو، تاکہ کلیسیا اس سے فائدہ اُٹھا سکے اور اس کی تعلیم سے مستفید ہو۔ چونکہ یہ اقرارِ الایمان فرانسیسی زبان میں لکھا گیا تھا، اس لیے فرانسیسی زبان کے علم نے مجھے اس کے اصلی معنی اور اظہار کی سمجھ کو برقرار رکھنے میں کافی مدد دی۔ میں نے بڑی عاجزی کے ساتھ کوشش کی ہے کہ یہ ترجمہ اپنے اصل مواد، مفہوم اور وفاداری کو برقرار رکھتے ہوئے صاف، آسان اور قابلِ فہم اُردو میں پیش کیا جائے، تاکہ کلیسیا اسے آسانی سے سمجھ سکیں۔ ساتھ ہی اس میں بائبل مقدس کے حوالہ جات بھی شامل کیے گئے ہیں جو پچھلے تراجم میں موجود نہیں تھے۔

ربُّ الافواج اس عاجزانہ کوشش اور اسے پڑھنے، سیکھنے اور آگے سکھانے والوں پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، تاکہ سب کچھ خدا کے جلال اور کلیسیا کی ترقی کے لیے ہو۔

فہرست مضامین

ایمان کا اقرار کیوں ضروری ہے ؟

مترجم کی تمہید

تعارف

مضمون نمبر		عنوان
1	------------------------------------	صرف ایک ہی خدا ہے
2	------------------------------------	وہ ذرائع جن سے ہم خدائے واحد کو جانتے ہیں
3	------------------------------------	خدا کا تحریری کلام
4	------------------------------------	پاک نوشتوں کی مُستند (الہامی) کتابیں
5	------------------------------------	پاک نوشتوں کا اختیار اور اعتبار
6	------------------------------------	الہامی اور غیر الہامی کتابیں
7	------------------------------------	پاک صحائف (بائبل مقدس)
8	------------------------------------	تثلیث کا عقیدہ
9	------------------------------------	تثلیث کے بارے میں بائبل مقدس کی گواہیاں
10	------------------------------------	یسوع مسیح ابدی خدا ہے
11	------------------------------------	روحُ القُدس ابدی خدا ہے
12	------------------------------------	فرشتوں سمیت تمام چیزوں کی تخلیق
13	------------------------------------	خدا کی تدبیر کا عقیدہ
14	------------------------------------	انسان کی تخلیق، زوال، اور نا اہلی
15	------------------------------------	موروثی گناہ
16	------------------------------------	الٰہی برگزیدگی کا عقیدہ

17	----------------------------------	گناہگار انسان کی نجات اور بحالی
18	----------------------------------	مسیح یسوع کا مجسم ہونا
19	----------------------------------	مسیح کی ذات میں دو فطرتیں
20	----------------------------------	خدا نے مسیح میں اپنی رحمت اور انصاف کو ظاہر کیا
21	----------------------------------	مسیح کا کامل کفارہ
22	----------------------------------	مسیح کے وسیلے سے حاصل کردہ راست بازی
23	----------------------------------	مسیح کے وسیلے سے گنہگاروں کا راستباز ٹھہرنا
24	----------------------------------	مسیح کے وسیلے سے گنہگاروں کی پاکیزگی
25	----------------------------------	شریعت کی تکمیل
26	----------------------------------	مسیح کی شفاعت
27	----------------------------------	پاک کیتھولک (عالمگیر) کلیسیا
28	----------------------------------	مسیحی کلیسیا میں شمولیت کی ذمہ داری
29	----------------------------------	سچی اور جھوٹی کلیسیا کی پہچان
30	----------------------------------	کلیسیا کا نظامِ خدمت اور عہدے
31	----------------------------------	کلیسیا کے عہدیداران
32	----------------------------------	کلیسیا کا نظم و ضبط اور کاروائی
33	----------------------------------	ساکرامنٹس (مقدس رسومات)
34	----------------------------------	پاک بپتسمہ
35	----------------------------------	عشائے ربانی
36	----------------------------------	ملکی یا شہری حکومت کا نظام
37	----------------------------------	آخری عدالت (قیامت کا دن)

تعارف:

بیلجک اقرارِ الایمان اصلاحی پروٹسٹنٹ کلیسیا (Protestant Reformed Church) میں مسیحی عقیدے کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے۔ یہ اقرار نامہ سن 1561ء میں اُس زمانے میں لکھا گیا جب موجودہ بیلجیم اور نیدرلینڈز (Belgium & Netherlands) کے علاقوں میں پروٹسٹنٹ مسیحیوں پر سخت ظلم و جبر ہو رہا تھا۔ اُس وقت اصلاحِ مذہب کی تحریک پورے یورپ میں زور پکڑ رہی تھی، مگر اسپین(Spain) کے حکمرانوں نے اس تحریک کی سخت مخالفت کی۔ بہت سے وفادار مسیحی ایمانداروں کو صرف اس لیے قید کیا گیا، اذیت دی گئی، اور قتل کر دیا گیا کہ وہ یسوع مسیح کی خالص خوشخبری پر قائم تھے۔

انہی تاریکی اور خطرناک دنوں میں **گائیڈو دی بریس (Guido de Brès)** نامی ایک عاجز اور وفادار پادری نے یہ مسیحی اقرار نامہ تحریر کیا، تاکہ بائبل کی روشنی میں صاف اور واضح طور پر بتایا جا سکے کہ اصلاحی کلیسیا کے ایماندار دراصل کیا مانتے ہیں۔ اس کا مقصد دو پہلوؤں پر مشتمل تھا:

پہلا، یہ ثابت کرنا کہ اصلاحی کلیسیا کا ایمان (Reformed Faith) بغاوت یا گمراہی نہیں بلکہ بائبل مقدس پر مبنی سچا ایمان ہے۔

دوسرا، ستائے گئے ایمانداروں کو ایک ہی اقرارِ حق کے تحت مضبوط اور متحد کرنا۔

گائیڈو دی بریس پر **جان کیلون (John Calvin)** کی تعلیمات کا گہرا اثر تھا۔ جنیوا اور لوزان (Geneva & Lausanne) میں تعلیم حاصل کرتے ہوئے اُس نے کیلون کی الٰہیاتی (Theological) تعلیمات سے بہت کچھ سیکھا، جیسے خدا کی حاکمیت، کلامِ مقدس کی کامل کافیت، مسیح کی مرکزیت، اور کلیسیا کی حقیقی پہچان۔

اسی لیے اگرچہ یہ اقرارِ الایمان گائیڈو دی بریس نے لکھا، مگر حقیقت میں یہ **جان کیلون کی الٰہیات سے متاثر ایک وفادار خلاصہ ہے**، جو پروٹسٹنٹ اصلاحی کلیسیا کے ایمان کی روح کو بڑی خوبصورتی سے پیش کرتا ہے۔

یہ اقرار نامہ پہلے فرانسیسی (French) زبان میں لکھا گیا، بعد میں ڈچ (Dutch)، لاطینی (Latin) اور دیگر زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اس میں **37 مضامین** شامل ہیں جو مسیحی عقیدے کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتے ہیں یعنی خدا کی ذات اور کلام سے لے کر، مسیح کی شخصیت و کام، مقدس رسوم (ساکرامنٹس)، اور آخری عدالت کی اُمید تک۔

سن 1567ء میں گائیڈو دی بریس کو اُس کے ایمان کی خاطر گرفتار کر لیا گیا اور سزائے موت دے دی گئی۔ قید میں بھی وہ اپنی بیوی اور کلیسیا کو پُر سکون اور پُر یقین خط لکھتا رہا، جن میں اُس نے اسی اقرارنامہ کی سچائی کی گواہی دی جو اُس نے خود تحریر کیا تھا۔ اُس کی شہادت نے اس اقرارِالایمان کو ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا، آج ریفامڈ پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کے لیے یہ ایک قیمتی خزانہ بن چکا ہے۔

بیلجک اقرارِ ایمان (Belgic Confession of Faith)، **ہائیڈل برگ کیٹی کزم** (Heidelberg Catechism) اور **کینز آف ڈورٹ** (Canon of Dort) مل کر اصلاحی پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کے ایمان کے تین بڑے ستون (Three Forms of Unity) ہیں۔ جو آج بھی گواہی دیتے ہیں کہ اصلاحی کلیسیا کا ایمان کوئی نیا عقیدہ نہیں، بلکہ رسولوں کے اُسی قدیم ایمان کی بحالی ہے جو بائبل مقدس کی سچائی پر قائم ہے۔

مضمون 1

صرف ایک ہی خدا ہے

ہم اپنے دلوں میں ایمان رکھتے ہیں اور اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ایک ہی، سادہ اور روحانی ہستی ہے، جسے ہم خدا کہتے ہیں، [1] وہ ازلی، [2] ناقابلِ فہم، [3] پوشیدہ، [4] لاتبدیل، [5] لامحدود، [6] قادرِ مطلق، [7] پوری طرح سے دانا، [8] عادل اور نیک ہے، [9] اور تمام بھلائی کا لازوال سرچشمہ ہے۔ [10]

حوالہ جات:

[1] استثنا 4:6 [2] 1- تیمتھیس 17:1 [3] رومیوں 33:11 [4] یوحنا 24:4 [5] ملاکی 6:3 [6] یرمیاہ 24:23 [7] مکاشفہ 6:19

[8] امثال 19:3 [9] زبور 17:145 [10] یعقوب 17:1

مضمون 2

وہ ذرائع جن سے ہم خدائے واحد کو جانتے ہیں

ہم خدا کو دو ذرائع سے جانتے ہیں:

اول: تخلیق، بقا اور کائنات کے انتظام کے ذریعے، [1] کیونکہ یہ کائنات ہماری آنکھوں کے سامنے ایک خوبصورت کتاب کی مانند ہے، [2] جس میں ہر بڑی اور چھوٹی مخلوق ایسے حروف کی طرح ہے جو ہمیں خدا کی اَن دیکھی صِفات پر غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں [3] یعنی خدا کی ازلی قدرت اور الوہیت [4]، جیسا کہ پولُس رسول نے رومیوں 20:1 میں کہا ہے۔ کہ تمام چیزیں انسان کو قائل کرنے اور اُس کے پاس کوئی بہانہ نہ چھوڑنے کے لیے کافی ہیں۔

دوم: خدا اپنے مقدس اور الٰہی کلام کے ذریعے اپنے آپ کو ہم پر زیادہ واضح طور پر ظاہر کرتا ہے،[5] اتنا جتنا ہمیں اس زندگی میں خدا کے جلال اور ہماری نجات کے لیے جاننا ضروری ہے۔[6]

حوالہ جات:

[1] زبور 1:19 [2] ایوب 12:7-9 [3] اعمال 14:17 [4] رومیوں 1:20 [5] 2-تیمتھیس 3:15-17 [6] یوحنا 20:31

مضمون 3

خدا کا تحریری کلام

ہم اقرار کرتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام انسانی ارادے سے نہ بھیجا گیا تھا اور نہ پہنچایا گیا،[1] بلکہ ''روح القدس کے الہام سے لوگوں نے خدا کی طرف سے کلام کیا''،[2] جیسا کہ پطرس رسول کہتا ہے۔ کہ بعد ازاں، ہمارے خدا نے ہماری بھلائی اور نجات کی خاص فکر کرتے ہوئے، اپنے خادموں یعنی نبیوں اور رسولوں کو حکم دیا کہ اس ظاہر کیے گئے کلام کو تحریر میں محفوظ کریں۔[3] خدا نے خود اپنے ہاتھ کی انگلی سے شریعت کی دو تختیاں لکھیں۔[4] اسی لیے ہم ایسی تمام تحریروں کو مقدس اور الٰہی صحیفے کہتے ہیں۔[5]

حوالہ جات:

[1] 2-پطرس 1:21 [2] 2-تیمتھیس 3:16 [3] خروج 34:27 [4] خروج 31:18 [5] رومیوں 15:4

مضمون 4

پاک نوشتوں کی مُستند (الہامی) کتابیں

ہم مقدس نوشتہ (کلامِ مقدس) میں پرانے اور نئے عہدنامے کی دو جلدوں کو شامل کرتے ہیں۔ یہ وہ معتبر اور مُستند کتابیں ہیں جن کے بارے میں کوئی اختلاف یا جھگڑا نہیں ہو سکتا۔ خدا کی کلیسیا میں ان کتابوں کی فہرست یہ ہے:

پرانے عہدنامے میں:

موسیٰ کی پانچ کتابیں یعنی پیدائش، خروج، احبار، گنتی، استثنا، پھر یشوع، قضاۃ، روت، سیموئیل کی دو کتابیں اور سلاطین کی دو کتابیں، تواریخ کی دو کتابیں (جنہیں پیرالیپومینون (Paralipomenon) بھی کہا جاتا ہے)، پہلی عزرا کی کتاب، نحمیاہ، آستر، ایوب، داؤد کے زبور، سلیمان کی تین کتابیں یعنی امثال، واعظ، غزل الغزلات، چار بڑے نبیوں کی کتابیں یعنی یسعیاہ، یرمیاہ*، حزقی ایل، دانی ایل، اور پھر بارہ چھوٹے نبیوں کی کتابیں یعنی ہوسیع، یوایل، عاموس، عبدیاہ، یوناہ، میکاہ، ناحوم، حبقوق، صفنیاہ، حجّی، زکریاہ، ملاکی۔

نئے عہدنامے میں:

چار اناجیل یعنی متی، مرقس، لوقا، یوحنا، رسولوں کے اعمال، پولس رسول کے چودہ خطوط یعنی رومیوں، کرنتھیوں کو دو خط، گلتیوں، افسیوں، فِلِپّیوں، کلسیوں، تھِسلُنیکیوں کو دو خط، تیمتھیس کو دو خط، طِطُس، فِلیمون، اور عبرانیوں، اور دیگر رسولوں کے سات خطوط یعنی یعقوب کا خط، پطرس کے دو خط، یوحنا کے تین خط، یہوداہ کا خط، اور آخر میں یوحنا رسول کا مُکاشفہ۔

*نوٹ: یہاں "یرمیاہ" میں نوحہ کی کتاب بھی شامل ہے، جو یرمیاہ نبی کی ہی تحریر ہے۔

مضمون 5

پاک نوشتوں کاا اختیار اور اعتبار

ہم ان تمام کتابوں کو، اور صرف انہی کو، اپنے ایمان کی رہنمائی، بنیاد اور استحکام کے لیے مقدس اور مُستند (الہامی) مانتے اور قبول کرتے ہیں۔[1] اور ہم بلا کسی شک و شبہ ان میں درج تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں، نہ صرف اس لیے کہ کلیسیا نے انہیں قبول اور منظور کیا ہے،[2] بلکہ سب سے بڑھ کر اس لیے کہ رُوحُ القُدس ہمارے دلوں میں گواہی دیتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہیں، اور اس لیے بھی کہ یہ کتابیں خود اپنے آپ کو خدا کی طرف سے ثابت کرتی ہیں۔کیونکہ اندھے لوگ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں جن باتیں پیشگوئی کی گئی ہیں، وہ واقعی پوری ہو رہی ہیں۔[3]

حوالہ جات:

[1] 2- تیمتھیس 3:16–17 [2] 1- تھسلنیکیوں 2:13 [3] 2 -پطرس 1:19-21

مضمون 6

مُستند (بائبل کی الہامی کتابیں) اور غیر مُستند (غیر الہامی یا اپوکریفہ*) کتابوں کے درمیان فرق

ہم ان مقدس کتابوں اور غیر مُستند (اپوکریفہ) کتابوں کے درمیان فرق کرتے ہیں۔

یہ غیر مُستند کتابیں یہ ہیں:

عزرا کی تیسری اور چوتھی کتاب، طوبیاہ، یہو دیت، حکمت، یشوع بن سیراخ، باروک، آستر کی کہانی میں شامل کی گئی اضافی باتیں، آگ کی بھٹی میں تین نوجوانوں کا گیت، سوسنہ کی کہانی، بعل اور اژدہے کی کہانی، منسّی کی دعا، اور مکّابیوں کی دو کتابیں۔

کلیسیا یقیناً ان کتابوں کو پڑھ سکتی ہے اور ان سے سبق حاصل کر سکتی ہے، جہاں تک وہ مُستند (الہامی) کتابوں کی تعلیمات سے مطابقت رکھتی ہیں۔لیکن ان کتابوں میں اتنی قوت اور تاثیر نہیں کہ ان کی گواہی سے ایمان یا مسیحی مذہب کے کسی

عقیدے کو ثابت کیا جا سکے۔ اور نہ ہی ان سے دوسری مقدس کتابوں کے اختیار میں کسی طرح کی کمی یا کمیّت پیدا ہو سکتی ہے۔

* اپو کریفہ (Apocrypha) کا مطلب ہے "چھپی ہوئی" یا غیر مستند (غیر الہامی) کتابیں۔ یہ وہ کتابیں ہیں جو بائبل کے اصلی نصوص میں شامل نہیں ہوئیں اور جن کی الہامی حیثیت پر اتفاق نہیں تھا۔ یہودی اور ریفارمڈ پروٹسٹنٹ انہیں اپنے مقدس صحیفوں کی فہرست میں شامل نہیں کرتے کیونکہ یہ مستند صحیفوں کے معیار پر پوری نہیں اُترتیں اور ایمان و نجات کے لیے ضروری تعلیم فراہم نہیں کرتیں۔ جبکہ رومن کیتھولک کلیسا نے تاریخی اور مذہبی فائدے کے پیش نظر ان کتابوں کو رومن کیتھولک بائبل میں شامل کیا، حالانکہ یہ اصلی صحیفوں کے برابر الہامی حیثیت نہیں رکھتیں۔

مضمون 7

پاک صحائف (بائبل مقدس) ایمان کے لیے واحد معیار کے طور پر کافی ہیں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ بائبل مقدس پوری طرح خدا کی مرضی پر مشتمل ہے،[1] اور نجات کے لیے کسی انسان کا جن باتوں پر ایمان ہونا ضروری ہے، وہ سب اس میں کافی طور پر سکھائی گئی ہیں۔[2] چونکہ اس میں بڑی وضاحت کے ساتھ وہ تمام طریقہ کار درج ہے جس کے مطابق خدا ہم سے عبادت کا تقاضا کرتا ہے،[3] اس لیے کسی کو بھی، چاہے وہ رسول ہو یا آسمان کا کوئی فرشتہ، بقول پولس رسول اس تعلیم کے علاوہ کچھ اور سکھانے کا حق نہیں جو بائبل مقدس پہلے ہی ہمیں سکھا چکی ہے۔[4] اور چونکہ خدا کے کلام میں کچھ بڑھانے یا گھٹانے سے منع کیا گیا ہے،[5] اس لئے یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ تعلیم ہر لحاظ سے کامل اور مکمل ہے۔[6]

لہذا ہمیں انسانی تحریروں کو خواہ اُن کے مصنف کتنے ہی مقدس کیوں نہ رہے ہوں، خدا کے الہامی کلام کے برابر درجہ نہیں دینا چاہیے۔[7] اور نہ ہی ہمیں رسم و رواج، اکثریت، پرانی روایات، زمانوں اور لوگوں کے ذکر و بیان کو، کونسلوں، فیصلوں یا سرکاری احکامات کو خدا کی سچائی سے بالاتر رکھنا چاہیے، کیونکہ سچائی سب چیزوں سے برتر ہے۔[8] اور سب انسان فطرتاً جھوٹے ہیں اور باطل سے بھی زیادہ باطل ہیں۔[9]

اس لیے ہم پورے دل سے ہر اُس چیز کو رد کرتے ہیں جو اس ناقابلِ خطا اصول کے مطابق نہیں،[10] جس کی تعلیم رسولوں نے یہ کہہ کر دی کہ ''روحوں کو آزماؤں کہ خدا کی طرف سے ہیں یا نہیں'' اور اسی طرح ''اگر کوئی تُمہارے پاس آئے اور یہ تعلیم نہ دے تو نہ اُسے گھر میں آنے دو اور نہ سلام کرو''۔[11]

حوالہ جات:

[1] 2- تیمتھیس 3:16-17 [2] یوحنا 20:31 [3] استثنا 12:32 [4] گلتیوں 1:8 [5] مکاشفہ 22:18-19 [6] زبور 19:7 [7] متی 15:9 [8] کلسیوں 2:8 [9] رومیوں 3:4 [10] اعمال 17:11 [11] 1-یوحنا 4:1، 2-یوحنا 1: 10

مضمون 8

تثلیث (خدائے واحد جو اپنے آپ کو تین شخصیات میں ظاہر کرتا ہے)

ہم خدا کے کلام اور اُس کی سچائی کے مطابق ایک ہی خدائے واحد پر ایمان رکھتے ہیں،[1] جو ایک ہی الٰہی ذات ہے اور اسی ایک ذات میں تین شخصیات ہیں جو حقیقت میں، سچائی کے ساتھ، اور ہمیشہ کے لیے اپنی جداگانہ خصوصیات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے الگ ہیں،[2] یعنی باپ، بیٹا، اور روحُ القُدس۔[3]

باپ تمام چیزوں، خواہ وہ نظر آنے والی ہوں یا پوشیدہ، کا سبب، آغاز اور سرچشمہ ہے۔[4]
بیٹا باپ کا کلام، حکمت اور صورت (عکس) ہے۔[5]
روحُ القُدس ابدی قدرت اور قوت ہے، جو باپ اور بیٹے سے صادر ہوتا ہے۔[6]

تاہم یہ فرق خدا کو تین حصوں میں تقسیم نہیں کرتا، کیونکہ پاک نوشتے ہمیں سکھاتے ہیں کہ باپ، بیٹا، اور روحُ القُدس اپنی اپنی پہچان میں الگ ہیں، لیکن اس لحاظ سے یہ تینوں شخصیات ایک ہی خدا ہیں۔[7] چنانچہ یہ بات ظاہر ہے کہ باپ بیٹا نہیں، اور بیٹا باپ نہیں، اسی طرح روحُ القُدس نہ باپ ہے، نہ بیٹا۔[8] پھر بھی، یہ تینوں شخصیات الگ ہیں، مگر جدا نہیں، اور نہ ہی یہ

ایک دوسرے میں ملے ہوئے ہیں۔[9] کیونکہ باپ نے جسم اختیار نہیں کیا، نہ روحُ القُدس نے، بلکہ صرف بیٹے نے۔[10] اور باپ کبھی بیٹے کے یا روحُ القُدس کے بغیر نہ تھا، کیونکہ یہ تینوں ازل سے ایک ہی ذات میں برابر ہیں۔[11] ان میں نہ کوئی پہلا ہے نہ آخری، کیونکہ تینوں سچائی، قدرت، نیکی، اور رحمت میں ایک ہیں۔[12]

حوالہ جات:

[1] استثنا 4:6 [2] متی 19:28 [3] 2-کرنتھیوں 14:13 [4] 1-کرنتھیوں 6:8 [5] یوحنا 1:1–3؛ کلسیوں 15:1–17؛ عبرانیوں 3:1 [6] یوحنا 26:15 [7] یوحنا 30:10 [8] یوحنا 14:16-17 [9] یوحنا 21:17 [10] یوحنا 14:1 [11] یوحنا 10:14–11 [12] مکاشفہ 8:1

مضمون 9

بائبل مقدس کی گواہیاں کہ خدائے واحد میں تین اقانیم (شخصیات) ہیں

ہم ان تمام باتوں کو بائبل مقدس کی گواہیوں سے جانتے ہیں،[1] اور اُن نشانات اور کاموں سے بھی جو تثلیث کی تینوں شخصیات کے وسیلے سے ظاہر ہوتے ہیں، خاص طور پر اُن سے جو ہم اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔[2]

بائبل مقدس کی گواہیاں، جو ہمیں اس مقدس تثلیث پر ایمان لانے کی تعلیم دیتی ہیں، پرانے عہدنامے میں بہت سے مقامات پر لکھی گئی ہیں۔[3] ان سب کو گنوانے کی ضرورت نہیں، صرف چند مثالیں ہی کافی ہیں جیسا کہ پیدائش کی کتاب میں خدا فرماتا ہے کہ ''آؤ، ہم اِنسان کو اپنی صُورت پر اپنی شبِیہ کی مانِند بنائیں۔۔۔''[4] پھر لکھا ہے کہ ''پس خُدا نے اِنسان کو اپنی صُورت پر پَیدا کِیا'' — ''نر و ناری اُن کو پَیدا کِیا۔''[5] اور پھر فرمایا کہ ''دیکھو، انسان ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا ہے۔''[6]

یہ آیات ظاہر کرتی ہیں کہ ذاتِ الٰہی میں ایک سے زیادہ شخصیات موجود ہیں، جب خدا فرماتا ہے کہ ''ہم انسان کو بنائیں'' اور ساتھ ہی وہ وحدت کو ظاہر کرتا ہے جب فرمایا جاتا ہے کہ ''خدا نے پیدا کیا''۔[7]

اگرچہ یہاں خدا یہ نہیں بتاتا کہ اُس کی ذات میں کتنے اشخاص ہیں، لیکن جو بات پرانے عہدنامے میں کچھ دھندلی تھی، وہ نئے

عہدنامے میں بالکل واضح ہو گئی ہے۔[8] جب ہمارا خداوند یرُدَن میں بپتسمہ لے رہا تھا، تو باپ کی آواز یہ کہتے ہوئے سنائی دی کہ ''یہ میرا پیارا بیٹا ہے، جس سے میں خوش ہوں''،[9] بیٹا پانی میں نظر آیا، اور روحُ القُدس کبوتر کی صورت میں ظاہر ہوا۔[10]

اسی طرح مسیح نے سب ایمانداروں کے بپتسمہ کے لیے یہ طریقہ مقرر کیا کہ ''اُنہیں باپ، بیٹے، اور روحُ القُدس کے نام سے بپتسمہ دو''۔[11] لوقا کی انجیل میں جبرائیل فرشتہ نے خداوند کی ماں مریم سے کہا کہ ''رُوحُ القُدس تُجھ پر نازِل ہو گا اور خُداتعالیٰ کی قُدرت تُجھ پر سایہ ڈالے گی اور اِس سبب سے وہ مَولُودِ مُقدّس خُدا کا بیٹا کہلائے گا''۔[12] اور ایک اور مقام پر لکھا ہے کہ ''خُداوند یِسُوعؔ مسِیح کا فضل اور خُدا کی مُحبّت اور رُوحُ القُدس کی شِراکت تُم سب کے ساتھ ہوتی رہے''۔[13] اور یہ بھی لکھا ہے کہ ''آسمان میں تین گواہ ہیں، باپ، کلام، اور روحُ القُدس، اور یہ تینوں ایک ہیں''۔*[14]

ان تمام حوالوں سے ہم واضح طور پر سیکھتے ہیں کہ اس ایک الہیٰ ذات میں تین شخصیات (اقانیم) موجود ہیں۔[15] اور اگرچہ یہ تعلیم انسانی سمجھ سے بالاتر ہے، پھر بھی خدا کے کلام کے سبب سے ہم اب اس پر ایمان رکھتے ہوئے، اُس گھڑی کے منتظر ہیں کہ جب آسمان پر اس حقیقت کو پوری طرح سے جانیں گے اور اس سے لطف اندوز ہوں گے۔[16] مزید، ہمیں تثلیث کی ان تین شخصیات کے الگ الگ کاموں پر بھی غور کرنا چاہیے، جو ہمارے ساتھ تعلق رکھتے ہیں یعنی[17] خدا باپ جو اپنی قدرت کے باعث ہمارا خالق ہے،[18] خدا بیٹا جو اپنے خون کے وسیلے سے ہمارا نجات دہندہ اور فدیہ دینے والا ہے،[19] اور خدا روحُ القُدس جو ہمارے اندر سکونت کر کے ہمیں مقدس کرنے والا ہے۔[20]

مقدس تثلیث کی یہ تعلیم سچی کلیسیا میں ہمیشہ سے قائم رہی ہے، رسولوں کے زمانے سے لے کر آج تک یہودیوں، مسلمانوں، اور بعض جھوٹے مسیحیوں اور بدعتیوں کے خلاف، جن میں مرقیونی (Marcion)، مانی (Mani)، پراکیس (Praxeas)، سیبلئیس (Sabellius)، ساموسٹا کا پولس (Paul of Samosata)، آریوس (Arius) اور اُن جیسے دوسرے شامل ہیں، جنہیں مقدس بزرگوں نے بجا طور پر رد کیا اور ملعون قرار دیا۔[22]

لہٰذا اس معاملے میں ہم تین عالمگیر عقائد کو دل سے قبول کرتے ہیں جن میں رسولوں کا عقیدہ، نقایہ کا عقیدہ، اور ایتھناسیُس کا عقیدہ اور اُن قدیم بزرگوں کے تمام فیصلے جو اُن کے مطابق کیے گئے شامل ہیں۔

*نوٹ: اردو بائبل میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے۔ " اور گواہی دینے والے تِین ہیں۔ رُوح اور پانی اور خُون اور یہ تینوں ایک ہی بات پر مُتفِق ہیں۔

حوالہ جات:

[1] 2-تیمتھیس 16:3 [2] رومیوں 16:8 [3] پیدائش 1:26–27؛ 22:3 [4] پیدائش 26:1 [5] پیدائش 27:1 [6] پیدائش 22:3 [7] یسعیاہ 8:6
[8] متی 16:3-17 [9] متی 17:3 [10] لوقا 22:3 [11] متی 19:28 [12] لوقا 35:1 [13] 2-کرنتھیوں 14:13 [14] 1-یوحنا 7:5* [15] یوحنا 17–16:14 [16] 1-کرنتھیوں 12:13 [17] یوحنا 26:14 [18] پیدائش 1:1 [19] افسیوں 7:1 [20] 1-کرنتھیوں 19:6 [21] 2-پطرس 1:2

مضمون 10

یسوع مسیح ابدی خدا ہے

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح اپنی الٰہی فطرت کے لحاظ سے خدا کا اکلوتا بیٹا ہے[1] جو ازل سے مولود ہوا، نہ کہ بنایا گیا یا تخلیق کیا گیا،[2] کیونکہ اگر وہ بنایا یا تخلیق کیا گیا ہوتا، تو وہ مخلوق ہوتا۔ وہ الہیٰ ذات میں خدا باپ کے ساتھ ایک ہے،[3] ازل سے ازل تک قائم،[4] خدا باپ کی حقیقی صورت اور ''خدا کے جلال کی جھلک ہے''،[5] اور ہر بات میں باپ کی مانند ہے۔[6]

یسوع مسیح خدا کا بیٹا صرف اُس وقت سے نہیں جب اُس نے ہماری انسانی فطرت اختیار کی،[7] بلکہ ازل سے ازل تک ہمیشہ خدا کا بیٹا رہا ہے،[8] جیسا کہ درج ذیل گواہیاں اکٹھی مل کر ہمیں سکھاتی ہیں کہ موسیٰ کہتا ہے کہ ''خدا نے دنیا کو پیدا کیا''،[9] اور یوحنا کہتا ہے کہ ''سب چیزیں کلام کے وسیلے سے پیدا ہوئیں''،[10] اور وہ کلام کو خدا کہتا ہے۔[11] رسول لکھتا ہے کہ ''خدا نے بیٹے کے وسیلے سے دنیا پیدا کی''،[12] اور یہ بھی کہ ''سب چیزیں یسوع مسیح کے وسیلے سے پیدا ہوئیں''۔[13]

لہٰذا یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہستی جو خدا، کلام، بیٹا، اور یسوع مسیح کہلاتی ہے، سب چیزوں کی تخلیق سے پہلے ہی موجود تھی۔[14] اسی لیے میکاہ نبی کہتا ہے کہ مسیح کا آغازِ وجود ''قدیم زمانوں سے ہے''،[15] اور رسول کہتا ہے کہ ''بیٹے کی عمر کا نہ تو

کوئی آغاز ہے اور نہ ہی اُس کی زندگی کا کوئی اختتام ہے''۔[16]

پس، وہی سچا، ازلی، قادرِ مطلق خدا ہے، جس کی ہم عبادت اور خدمت کرتے ہیں اور جسے ہم پکارتے ہیں۔[17]

حوالہ جات:

[1] یوحنا 16:3 [2] یوحنا 1:1–2 [3] یوحنا 30:10 [4] یوحنا 5:17 [5] کلسیوں 15:1؛ عبرانیوں 3:1 [6] یوحنا 9:14 [7] فلپیوں 6:2–7 [8] یوحنا 58:8 [9] پیدائش 1:1 [10] یوحنا 3:1 [11] یوحنا 1:1 [12] عبرانیوں 2:1 [13] کلسیوں 16:1 [14] یوحنا 24:17 [15] میکاہ 2:5 [16] عبرانیوں 3:7 [17] رومیوں 5:9؛ یوحنا 28:20

مضمون 11

روحُ القُدُس ابدی خدا ہے

ہم ایمان رکھتے اور اقرار کرتے ہیں کہ روحُ القُدُس ازل سے باپ اور بیٹے سے صادر ہوتا ہے[1] نہ بنایا گیا، نہ تخلیق کیا گیا، نہ پیدا ہوا، بلکہ صرف ان دونوں سے صادر ہوتا ہے۔[2] اور ترتیب کے لحاظ سے، روحُ القُدُس تثلیث کا تیسرا شخص ہے،[3] جو ایک ہی ذات، جلال اور عظمت میں باپ اور بیٹے کے ساتھ شریک ہے،[4] اور کلامِ مقدس کے مطابق سچا اور ازلی خدا ہے۔[5]

حوالہ جات:

[1] یوحنا 26:15 [2] گلتیوں 6:4 [3] متی 19:28 [4] 2-کرنتھیوں 14:13 [5] اعمال 3:5–4

مضمون 12

فرشتوں سمیت تمام چیزوں کی تخلیق

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا باپ نے جب مناسب سمجھا، تو آسمان و زمین اور تمام دیگر مخلوقات کو اپنے کلام یعنی بیٹے کے وسیلے سے عدم سے پیدا کیا۔[1] خدا نے تمام مخلوقات کو وجود، صورت، شکل، اور مختلف افعال دیے تاکہ وہ اپنے خالق کی خدمت کر سکیں۔[2] اور آج بھی خدا اپنی ازلی تدبیر اور لا محدود قدرت سے اپنی تمام مخلوقات کو سنبھالتا اور برقرار رکھتا ہے،[3] تاکہ یہ انسانیت کی خدمت کریں، اور انسانیت خدا کی خدمت کر سکے۔[4] خدا نے فرشتوں کو بھی نیک پیدا کیا،[5] تاکہ وہ خدا کے پیغام رساں بنیں اور اُس کے برگزیدہ لوگوں کی خدمت کریں۔[6] اُن میں سے بعض فرشتے، جنہیں خدا نے عمدہ حالت میں پیدا کیا تھا، ابدی ہلاکت میں گر پڑے،[7] جبکہ باقی خدا کے فضل سے اپنی اصل حالت میں قائم ہیں۔[8]

شیاطین اور بدروحیں اس قدر بگڑ چکے ہیں کہ وہ خدا اور ہر نیک چیز کی دشمن ہیں۔[9] وہ کلیسیا اور اس کے ہر رکن کو چوروں کی طرح ڈھونڈتے پھرتے ہیں تاکہ اپنی پوری طاقت سے اُن کو فریب دے کر برباد کر دے۔[10] لہذا وہ اپنی بدکاری کے سبب سے ابدی ہلاکت کے مستحق ہیں،[11] اور روزانہ اپنے عذاب کے انتظار میں ہیں۔[12] اسی وجہ سے ہم صدوقیوں کے غلط عقیدے کو رد کرتے ہیں، جو فرشتوں اور روحوں کے وجود کا انکار کرتے ہیں،[13] اور مانویوں (Manicheans) کے عقیدے کو بھی رد کرتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ شیاطین اپنے آپ ہی وجود میں آئے اور بغیر کسی بیرونی بگاڑ کے اپنی فطرت میں ہی شریر ہیں۔

حوالہ جات:

[1] پیدائش 1:1؛ یوحنا 3:1؛ کلسیوں 16:1 [2] زبور 24:104 [3] عبرانیوں 3:1 [4] رومیوں 36:11 [5] زبور 148:2–5

[6] عبرانیوں 14:1 [7] 2-پطرس 4:2؛ یہوداہ 6 [8] متی 31:25 [9] یوحنا 44:8 [10] 1-پطرس 8:5 [11] متی 41:25 [12] لوقا 31:8؛ مکاشفہ 10:20 [13] اعمال 8:23

مضمون 13

خدا کی تد بیر کا عقیدہ (خدا اپنی تخلیق پر نگہبان اور حکمران ہے)

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا نیک خدا، تمام چیزوں کو پیدا کرنے کے بعد، اُنہیں اتفاق یا قسمت کے حوالے نہیں چھوڑتا،[1] بلکہ اپنی پاک مرضی کے مطابق اُن کا انتظام اور رہنمائی یوں کرتا ہے کہ اس دنیا میں اُس کی ٹھہرائی ہوئی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہ ہو،[2]

تاہم، خدا نہ تو گناہ کا خالق ہے اور نہ ہی اُسے اس دنیا میں گناہ کے وجود کا ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔[3] کیونکہ خدا کی قدرت اور نیکی اتنی عظیم اور ناقابلِ فہم ہے کہ شیطان اور بدکاروں کے غیر منصفانہ اعمال کے باوجود، وہ اپنے کاموں کو بہترین اور عادلانہ طریقے سے انجام دیتا ہے۔[4]

ہمیں اپنے غیر ضروری تجسس میں خدا کے اُن کاموں کو جاننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے، جو انسانی عقل سے بالاتر ہیں،[5] بلکہ ہمیں عاجزی اور احترام کے ساتھ خدا کے تمام عادلانہ فیصلوں کو قبول کرنا چاہیے، جو ہم سے پوشیدہ ہیں۔[6] اور ہم مسیح کے اچھے شاگرد بن کر، اپنی حدود سے باہر نہ جائیں بلکہ صرف وہی تعلیم سیکھیں جو خدا نے اپنے پاک کلام میں ہم پر ظاہر کی ہے۔[7] یہ تعلیم ہمیں ناقابلِ بیان سکون اور تسلی دیتی ہے، کیونکہ یہ سکھاتی ہے کہ ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ہوتا ہے، وہ محض اتفاق سے نہیں بلکہ ہمارے رحیم آسمانی باپ کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے،[8] جو اپنی پدرانہ شفقت سے ہماری نگہبانی کرتا ہے، اور تمام مخلوقات کو اپنی حکمرانی کے تحت قائم رکھتا ہے،[9] تاکہ ہمارے سر کا ایک بال بھی (کیونکہ اُس نے سب گنے ہوئے ہیں) یا ایک چھوٹا سا پرندہ بھی ہمارے آسمانی باپ کی مرضی کے بغیر زمین پر نہ گرے۔[10]

ہم اس میں مکمل تسلی پاتے ہیں کہ خدا ابلیس اور ہمارے تمام دشمنوں کو اپنی قدرت سے اس طرح قابو میں رکھتا ہے کہ وہ خدا کی مرضی اور اجازت کے بغیر ہمیں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔[11]

اسی وجہ سے ہم اپکوریوں (Epicureans) کے لعنتی عقیدے کو رد کرتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ خدا کسی کام میں ملوث نہیں ہوتا بلکہ سب کچھ اتفاق پر چھوڑ دیتا ہے۔

حوالہ جات:

[1] کلسیوں 1:16–17 [2] امثال 16:9؛ یسعیاہ 46:10 [3] یعقوب 1:13–17؛ 1- یوحنا 1: 5 [4] رومیوں 8:28؛ پیدائش 50:20 [5] رومیوں 11:33–36 [6] استثنا 29:29 [7] 2- تیمتھیس 3:16–17 [8] متی 6:25–34 [9] عبرانیوں 1:3 [10] متی 10:29–30 [11] ایوب 1:12؛ لوقا 22:31–32

مضمون 14

انسان کی تخلیق، زوال، اور نا اہلی

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا نے انسان کو زمین کی مٹی سے بنایا اور اُسے اپنی صورت اور شبیہ پر نیک، عادل، پاک اور سب باتوں میں خدا کی مرضی کے تابع رہنے کا اہل بنایا تھا۔[1] لیکن جب انسان عزت و وقار میں تھے تو اُنہوں نے نہ تو اس اعزاز کو سمجھا اور نہ ہی اس کی فضیلت کو پہچانا[2] بلکہ اُنہوں نے اپنی مرضی سے شیطان کے بہکاوے میں آکر اپنے آپ کو گناہ کے اختیار میں دے دیا، جس کے نتیجے میں موت اور لعنت اُن پر آپڑی۔[3]

اُنہوں نے زندگی کے حکم کی خلاف ورزی کی جو اُنہیں ملا تھا، اور اپنے گناہ کے سبب سے خود کو خدا سے جدا کر لیا، جو اُن کی حقیقی زندگی تھا،[4] اور یوں اپنی پوری انسانی فطرت کو بگاڑ لیا۔ لہٰذا اُنہوں نے اپنے آپ کو مجرم اور جسمانی و روحانی موت کا قصوروار بنایا، اور اپنی تمام راہوں میں شریر، ٹیڑھے، اور بدکار ہو گئے۔[5] اُنہوں نے وہ تمام عمدہ نعمتیں کھو دیں جو اُنہیں خدا سے ملی تھیں، اور اب اُن میں سے کوئی بھی نعمت باقی نہ رہی، سوائے چند معمولی نشانیوں کے جو اُنہیں قصوروار ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں۔[6]

مزید، گناہ کے سبب سے ہماری ساری روشنی تاریکی میں بدل گئی، جیسا کہ بائبل مقدس سکھاتی ہے کہ ''نُور تارِیکی میں چمکتا ہے اور تارِیکی نے اُسے قبُول نہ کِیا''۔ [7] یوحنا رسول انسانی نسل کو ''تاریکی'' کہتا ہے۔ اسی لیے ہم اُن تمام تعلیمات کو رد کرتے ہیں جو انسانی آزاد مرضی کے حق میں ہیں، کیونکہ انسان صرف گناہ کے غلام ہیں اور وہ کوئی نیکی نہیں کر سکتے جب تک کہ اُنہیں آسمان سے یہ توفیق عطا نہ کی جائے۔ [8] اس لیے کون یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ خود کوئی نیک کام کرنے کے قابل ہے، جبکہ مسیح خود فرماتا ہے کہ ''کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک باپ جِس نے مُجھے بھیجا ہے اُسے کھینچ نہ لے''۔ [9] کون اپنی نیت (مرضی) پر فخر کر سکتا ہے اس بات کو سمجھتے ہوئے کہ ''جسمانی نیت (مرضی) خدا کی دشمن ہے''۔ [10] کون اپنے علم کی بات کر سکتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ''نفسانی آدمی خُدا کے رُوح کی باتیں قبُول نہیں کرتا''۔ [11]

مختصراً، کوئی کیسے سوچ بھی سکتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ ''ہم اپنی طرف سے یا اپنے آپ میں کچھ بھی سوچنے کے قابل نہیں ہیں، بلکہ ہماری یہ قابلیت صرف خداوند کی طرف سے ہے''۔ [12] لہٰذا رسول جو کہتا ہے وہ بالکل درست اور حتمی ہے کہ ''خدا اپنے نیک اِرادہ کو انجام دینے کے لِئے ہمارے اندر نِیّت اور عمل دونوں کو پَیدا کرتا ہے''۔ [13] کیونکہ مسیح کی شمولیت کے بغیر نہ تو سمجھ ہے اور نہ ہی ایسی مرضی جو خدا کی مرضی کے مطابق ہو، جیسا کہ وہ خود ہمیں سکھاتا ہے کہ ''میرے بغیر تم کچھ نہیں کر سکتے''۔ [14]

حوالہ جات:

[1] پیدائش 1:26–27؛ 2:7 [2] زبور 49:20 [3] رومیوں 5:12؛ 1- تیمتھیس 2:14 [4] پیدائش 3:6–7؛ یسعیاہ 59:2 [5] رومیوں 3:10–12 [6] افسیوں 2:1–3 [7] یوحنا 1:5 [8] یوحنا 3:27 [9] یوحنا 6:44 [10] رومیوں 8:7 [11] 1-کرنتھیوں 2:14 [12] 2-کرنتھیوں 3:5 [13] فلپیوں 2:13 [14] یوحنا 15:5

مضمون 15

موروثی گناہ

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آدم کی نافرمانی کی وجہ سے موروثی گناہ پوری انسانی نسل میں پھیل گیا۔[1] اور یہ پوری انسانی فطرت کا بگاڑ ہے[2] یعنی ایک ایسی وراثتی بدکاری جو ماں کے پیٹ ہی سے بچوں کو لاحق ہو جاتی ہے،[3] اور انسان میں ہر قسم کے گناہ پیدا کرنے کی جڑ ہے۔[4] لہٰذا، یہ خدا کی نظر میں اتنا گھناؤنا اور نفرت انگیز ہے جو ساری انسانی نسل کو مجرم ٹھہرانے کے لیے کافی ہے۔[5] یہ گناہ نہ تو مکمل طور پر ختم ہوتا ہے اور نہ ہی بپتسمہ یعنی نئی پیدائش کے ذریعے پوری طرح سے جڑ سے اُکھڑتا ہے،[6] بلکہ یہ گناہ مسلسل ایسے اُبھرتا رہتا ہے جیسے کسی آلودہ چشمے سے نکل رہا ہو۔[7]

تاہم، یہ گناہ خدا کے فرزندوں کے لیے سزا کا باعث نہیں ٹھہرایا جاتا، بلکہ اسے خدا کی رحمت اور فضل کے ذریعے معاف کیا جاتا ہے۔[8] اس لیے نہیں کہ وہ لاپرواہ ہو جائیں، بلکہ اس لیے کہ ایمانداروں میں گناہ کے اس بگاڑ کے ذریعے موت کے اس بدن سے رہائی پانے کی آرزو اُجاگر ہو۔[9]

اس لیے ہم پیلاجیئنز (Pelagians) کی غلط تعلیم کو رد کرتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ یہ گناہ محض دوسروں کی نقل یا پیروی کرنے کا نتیجہ ہے۔[10]

حوالہ جات:

[1] رومیوں 5:12–19 [2] پیدائش 5:6؛ زبور 5:51 [3] زبور 5:51؛ ایوب 4:14؛ زبور 3:58 [4] مرقس 7:21–23 [5] رومیوں 3:9–19

[6] 1-یوحنا 8:1 [7] یعقوب 1:14–15 [8] رومیوں 8:1–2؛ افسیوں 2:4–5 [9] رومیوں 7:24–25 [10] 1-کرنتھیوں 15:22؛ افسیوں 3:2

مضمون 16

الٰہی برگزیدگی کا عقیدہ

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آدم کی تمام نسل، اُس کے گناہ کی وجہ سے تباہی اور ہلاکت میں گر گئی۔[1] تب خدا نے اپنے آپ کو جیسا وہ ہے ظاہر کیا یعنی رحیم اور عادل۔[2]

خدا رحیم ہے کیونکہ وہ اُن تمام لوگوں کو ابدی ہلاکت سے بچاتا اور محفوظ رکھتا ہے جنہیں اُس نے اپنی لاتبدیل کامل مرضی اور رحم میں، نہ کہ اُن کے اچھے کاموں کی بنیاد پر، مسیح یسوع میں دنیا کے آغاز سے پہلے ہمیشہ کی زندگی کے لیے چن لیا۔[3]

خدا عادل ہے کیونکہ اُس نے باقی لوگوں کو اپنے انصاف میں، اُن کے گناہوں کے سبب سے گمراہی اور ہلاکت میں چھوڑ دیا، جس میں اُنہوں نے خود کو اپنی مرضی سے ڈالا ہوا ہے۔[4]

حوالہ جات:

[1] رومیوں 5:12؛ افسیوں 2:1–3 [2] خروج 34:6–7؛ رومیوں 9:14–15 [3] افسیوں 1:4–6؛ 2-تیمتھیس 1:9؛ رومیوں 9:11–13

[4] رومیوں 9:18–23؛ 1-پطرس 2:8؛ یعقوب 1:13–15

مضمون 17

گناہگار انسان کی نجات اور بحالی

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے نیک خدا نے جب دیکھا کہ آدم اور حوا نے اپنے آپ کو جسمانی اور روحانی موت میں دھکیلا اور خود کو مکمل طور پر برباد کر لیا،[1] تب اپنی شاندار الٰہی حکمت اور رحمت میں اُنہیں ڈھونڈنے کا ارادہ کیا، اگرچہ وہ کانپتے ہوئے

خدا سے دور بھاگ رہے تھے۔[2] خدا نے اُنہیں تسلی دی اور اپنا اکلوتا بیٹا بخشنے کا وعدہ کیا، جو عورت سے پیدا ہوگا،[3] تاکہ سانپ یعنی ابلیس کا سر کچلے[4] اور اُنہیں برکت دے۔[5]

حوالہ جات:

[1] پیدائش 3:6–7؛ رومیوں 5:12 [2] پیدائش 3:8–9؛ لوقا 19:10 [3] گلتیوں 4:4 [4] پیدائش 3:15؛ رومیوں 16:20 [5] یوحنا 3:16؛ اعمال 3:25–26

مضمون 18

مسیح یسوع کا مجسم ہونا

پس ہم اقرار کرتے ہیں کہ خدا نے اُس وعدے کو پورا کیا جو اُس نے ہمارے باپ دادا سے نبیوں کی مرفت کیا تھا۔[1] جب اُس نے اپنے ازلی اور اکلوتے بیٹے کو مقررہ وقت پر دنیا میں بھیجا جس نے خادِم کی صُورت اِختیار کی اور اِنسانوں کے مُشابِہ ہو گیا،[2] اور ایک ایسی حقیقی انسانی فطرت کو اُس کی تمام کمزوریوں سمیت سوائے گناہ کے اپنایا،[3] اور روح القدس کی قدرت سے بغیر جسمانی باپ کے کنواری مریم کے پیٹ میں پڑا۔[4] اُس نے نہ صرف جسم کے اعتبار سے انسانی فطرت بلکہ حقیقی انسانی روح بھی اختیار کی تاکہ وہ ایک کامل حقیقی انسان بنے۔[5] کیونکہ روح اور جسم دونوں کھو چکے تھے اس لیے ضروری تھا کہ ان دونوں کو بچانے کی خاطر وہ روح اور جسم اختیار کرتا۔[6]

(اس لیے ہم اناباپٹسٹس (Anabaptists) کی بدعت کو رد کرتے ہیں جو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ مسیح نے اپنی ماں سے انسانی جسم اختیار نہیں کیا) بلکہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ مسیح نے بچوں ہی کی مانند گوشت اور خون اختیار کیا، جسمانی اعتبار سے داؤد کے تخم کا پھل جو داؤد ہی کی نسل سے پیدا ہوا،[7] کنواری مریم کے رحم کا پھل،[8] جو ایک عورت سے پیدا ہوا،[9] داؤد کی نَسل سے،[10] یسی کی جڑ سے[11] اور یہوداہ کے قبیلہ سے پیدا ہوا۔[12] جسم کے اعتبار سے یہودی، ابراہام کے تخم سے،

ابراہام اور سارا کی نسل سے ہوتے ہوئے، گناہ کے سوا ہر لحاظ سے اپنے بہن اور بھائیوں کی مانند بنا۔[13] اس طرح مسیح واقعی ہمارا عمانوئیل ہے، یعنی ''خدا ہمارے ساتھ ہے''۔[14]

حوالہ جات:

[1]لوقا 70:1؛ اعمال 22:3–26 [2] فلپیوں 7:2 [3] عبرانیوں 15:4؛ رومیوں 3:8 [4] متی 18:1؛ لوقا 35:1 [5] یوحنا 14:1؛ عبرانیوں 17:2 [6] 1-کرنتھیوں 21:15–22 [7] اعمال 30:2؛ رومیوں 3:1 [8]لوقا 42:1 [9] گلتیوں 4:4 [10] 2- تیمتھیس 8:2 [11] رومیوں 12:15 [12] عبرانیوں 14:7 [13] عبرانیوں 14:2, 17؛ 15:4 [14] متی 23:1

مضمون 19

مسیح کی ذات میں دو فطرتیں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ بیٹا جب کنواری مریم کے پیٹ میں پڑا تو اُس کی الٰہی فطرت انسانی فطرت کے ساتھ مکمل طور پر اس طرح سے متحد ہو گئی کہ وہ دو بیٹے یا دو شخصیات نہیں بلکہ ایک ہی ذات میں دو فطرتیں ٹھہری۔[1] جس میں ہر فطرت اپنی الگ الگ خصوصیات رکھتی ہے۔[2] لہٰذا، مسیح کی الٰہی فطرت غیر مخلوق ہے، کیونکہ اُس کی زندگی کا نہ کوئی آغاز ہے اور نہ ہی انجام، اور زمین و آسمان اُس سے معمور ہیں۔[3] اسی طرح، مسیح کی انسانی فطرت نے اپنی مخلوقی خصوصیات نہیں کھوئی بلکہ وہ برقرار ہے، اُس کا آغاز ہے، اور وہ جسمانی حدود کے اندر ایک حقیقی جسم کی تمام خصوصیات رکھتی ہے۔[4]

اگرچہ اُس نے اپنے جی اُٹھنے سے اس جسمانی فطرت کو لافانی کر دیا لیکن اس کی اصلیت کو نہیں بدلا، اس لئے کہ ہماری نجات اور جی اُٹھنا اُس کے بدن کی اس اصلیت پر مبنی ہے۔[5]لیکن یہ دونوں فطرتیں ایک ہی ذات میں اس قدر متحد ہیں کہ موت کے وقت بھی ایک دوسرے سے الگ نہ ہوئیں۔[6] پس اپنی صلیبی موت کے وقت اُس نے اپنے باپ کے سپرد ایک حقیقی انسانی روح کی جو بدن سے جدا ہوئی۔[7]لیکن اُس کی الٰہی فطرت اُس وقت بھی انسانی فطرت کے ساتھ جڑی رہی،

یہاں تک کہ جب وہ قبر میں پڑا تھا، تب بھی اُس کی الٰہی فطرت اُس سے جدا نہ ہوئی، بلکہ ویسے ہی جڑی رہی جیسے اُس وقت تھی جب وہ بچہ تھا،[8] اگرچہ تھوڑے عرصے تک اس کا واضح ظہور نہ ہوا۔[9]

اس لئے ہم اقرار کرتے ہیں کہ مسیح کامل حقیقی خدا اور کامل حقیقی انسان ہے، حقیقی خدا اس لحاظ سے کہ اُس نے موت پر اپنی قدرت سے فتح پائی، اور حقیقی انسان اس لحاظ سے کہ اپنے جسم کی کمزوری میں ہمارے گناہوں کی خاطر جان دی۔[10]

حوالہ جات:

[1] یوحنا 14:1؛ فلپیوں 6:2–7 [2] کلسیوں 9:2؛ عبرانیوں 14:2 [3] مکاشفہ 8:1؛ متی 20:28 [4] لوقا 39:24؛ یوحنا 27:20 [5] رومیوں 9:6؛ 1-کرنتھیوں 20:15–23 [6] یوحنا 30:10؛ عبرانیوں 14:9 [7] لوقا 46:23 (8) یوحنا 19:2–21 [9] لوقا 26:24–27 [10] عبرانیوں 14:2؛ 1-پطرس 18:3؛ عبرانیوں 3:7

مضمون 20

خدا نے مسیح میں اپنی رحمت اور انصاف کو ظاہر کیا

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا، جو کامل طور پر رحم کرنے والا اور نہایت عادل ہے، اُس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجا کہ اُس انسانی فطرت کو اختیار کرے جس میں انسان نے گناہ کیا، تاکہ خدا کے انصاف کے تقاضا کو پورا کرنے کے لئے اُسی فطرت میں گناہ کی سزا کو نہایت تلخ مصیبت اور موت کے ذریعے برداشت کرے۔[1]

لہذا خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے پر اپنے انصاف کو ظاہر کیا، جو ہمارے گناہوں کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔[2] اور اس کے بدلے میں خدا نے اپنا رحم اور فضل ہم پر اُنڈھیلا، جو اپنے گناہوں کے سبب سے مجرم اور سزا کے مستحق تھے۔[3] خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو ہمارے گناہوں کی خاطر قربان کرکے اپنی کامل محبت کو ظاہر کیا،[4] اور ہماری راستبازی کی خاطر اُسے مردوں میں سے زندہ کیا تاکہ اُس کے خون کے وسیلہ سے ہم ابدی بقا اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کرسکیں۔[5]

حوالہ جات:

[1] رومیوں 3:8؛ عبرانیوں 2:14–17 [2] یسعیاہ 53:4–6؛ 2-کرنتھیوں 5:21 [3] افسیوں 2:4–5؛ رومیوں 5:8

[4] یوحنا 3:16؛ 1-یوحنا 4:9–10 [5] رومیوں 4:25؛ 1-پطرس 1:3–4؛ عبرانیوں 9:12

مضمون 21

ہمارے گناہوں کی خاطر ہمارے سردار کاہن مسیح کا کامل کفارہ

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح ابد تک خداوند کی قسم کے مطابق ملکِ صدق کے طور پر سردار کاہن ہے،[1] جس نے ہماری خاطر اپنے آپ کو خدا باپ کے حضور پیش کیا، تاکہ لکڑی کی صلیب پر اپنی کامل قربانی کے ذریعے ہمارے گناہوں کی گندگی کو اپنے پاک خون سے صاف کر کے خدا باپ کے غضب کو مکمل طور پر ٹھنڈا کرے، جیسا کہ نبیوں نے پیشگوئی کی، اور جیسا لکھا ہے کہ '' وہ سزا جس نے ہمیں کامل بنایا'' خدا کے بیٹے پر ڈالی گئی '' تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں، وہ اُس برّہ کی مانند تھا جسے ذبح کرنے کے لیے لے جاتے ہیں، اُس کا شمار بدکاروں میں کیا گیا''۔[2] اگرچہ پُنطِیُس پیلاطُس نے اُسے بے گناہ قرار دیا، پھر بھی اُسے مجرم ٹھہرا کر سزا دی۔

پس جو اُس نے چِھینا نہیں اُسے دینا پڑا،[3] اور اُس راستباز نے ناراستوں کے لیے اپنے جسم اور روح میں دُکھ اُٹھایا، اور ہمارے گناہوں کی ہولناک سزا کو یہاں تک محسوس کیا کہ اُس کا پسینہ گویا خُون کی بڑی بڑی بُوندیں ہو کر زمِین پر ٹپکنے لگا۔[4] وہ پکار اُٹھا کہ ''اَے میرے خدا اَے میرے خدا، تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟''[5] اُس نے یہ سب کچھ ہمارے گناہوں کی معافی کی خاطر برداشت کیا۔ لہٰذا ہم پورے حق سے پولُس رسول کے ساتھ مل کر کہتے ہیں کہ ''ہم یِسُوعؔ مسِیح یعنی مسِیحِ مصلُوب کے سِوا اَور کچھ نہیں جانتے''۔[6] اور ہم '' اپنے خداوند یِسُوعؔ مسِیح کی پہچان کی انمول خوبی کے آگے سب چیزوں کو نقصان اور کوڑا سمجھتے ہیں''۔[7]

اُس نے ہمیں اپنے زخموں سے مکمل تسلی اور اطمینان بخشا اور اب ہمیں خدا سے ملاپ کرنے کے لئے کسی اور قربانی کی ضرورت یا تلاش نہیں سوائے مسیح کی اُس ایک ہی بار کی کامل قربانی کے جو تمام ایمانداروں کو ہمیشہ کے لئے کامل بناتی ہے۔اسی لیے خدا کے فرشتہ نے اُسے یسوع کہا یعنی ''منجی (نجات دہندہ)'' کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دے گا۔[8]

حوالہ جات:

[1] زبور 4:110 [2] یسعیاہ 4:53–12 [3] زبور 4:69 [4] لوقا 44:22 [5] متی 46:27 [6] 1-کرنتھیوں 2:2 [7] فلپیوں 8:3 [8] متی 21:1

مضمون 22

یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلے سے حاصل کردہ راست بازی

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کے اس عظیم بھید کی صحیح پہچان حاصل کرنے کے لیے روحُ القُدس ہمارے دلوں میں حقیقی ایمان پیدا کرتا ہے ، ایسا ایمان جو یسوع مسیح کو اُس کی تمام خوبیوں کے ساتھ قبول کر کے اپنا بنا لیتا ہے،[1] اور پھر اُس کے علاوہ کسی اور چیز کی تلاش نہیں کرتا۔

کیونکہ یہ ماننا لازم ہے کہ یا تو ہماری نجات کے لیے درکار سب کچھ مسیح میں موجود نہیں یا اگر سب کچھ مسیح میں ہی ہے، تو جو ایمان کے ذریعے مسیح کو اپناتے ہیں، وہ اُس کی نجات کو مکمل طور پر حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا کہ نجات کے لیے اکیلا مسیح کافی نہیں بلکہ اُس کے علاوہ کچھ اور بھی درکار ہے، یہ خدا کے خلاف سب سے بڑی کفر گوئی ہے، کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یسوع مسیح صرف ''آدھا نجات دہندہ'' ہے۔

اس لیے ہم پورے حق سے پولُس رسول کے ساتھ مل کر کہتے ہیں کہ ہم ''صرف ایمان کے وسیلے سے ہی راستباز ٹھہرتے ہیں'' یعنی ''بغیر اعمال کے صرف ایمان کے وسیلے سے''۔[2] تاہم، ہمارا مطلب یہ نہیں کہ ایمان بذاتِ خود اپنے آپ میں

ہمیں راستباز ٹھہراتا ہے، کیونکہ ایمان صرف ایک وسیلہ ہے جس کے ذریعے ہم مسیح کو اپناتے ہیں، جو ہماری راستبازی ہے۔[3]

لہذا یسوع مسیح ہماری راستبازی اس لیے ہے کیونکہ اُس نے اپنے تمام پاک اعمال اور اپنی راستبازی ہماری خاطر ہمارے نام کر دی۔ اور ایمان وہ ذریعہ ہے جو ہمیں مسیح کے ساتھ اور اُس کی راستبازی میں شریک کرتا ہے۔ اور جب یہ راستبازی ہماری ہو جاتی ہے، تو یہ ہمارے گناہوں کی معافی کے لیے پوری طرح سے کافی ہوتی ہے۔

حوالہ جات:

[1] فلپیوں 29:1 [2] رومیوں 28:3 [3] افسیوں 2:8-9

مضمون 23

یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلے سے گنہگاروں کا راستباز ٹھہرایا جانا

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہماری نجات اِسی میں ہے کہ یسوع مسیح کی خاطر ہمارے گناہ بخش دیے گئے ہیں، اور اِسی بخشش میں ہماری راستبازی خدا کے حضور قائم ہے۔[1] مقدس داؤد اور پولُس ہمیں یہی سکھاتے ہیں، جب وہ اُن لوگوں کو مبارک کہتے ہیں جنہیں خدا نے بغیر اعمال کے راستبازی بخشی۔[2] مزید پولُس رسول اِسے یوں بیان کرتا ہے کہ ''ہم اُس کے فضل کے سبب سے اُس مخلصی کے وسیلے سے جو مسیح یسوعؔ میں ہے مُفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں''۔[3]

اسی لیے ہم اس ابدی اور مضبوط بنیاد کو تھامے ہوئے، سارا جلال خداوند کو دیتے ہیں، اپنے آپ کو آجز کرتے ہوئے ویسا ہی تسلیم کرتے ہیں جیسے ہم ہیں یعنی اپنی کسی نیکی یا عمل پر نہیں بلکہ مکمل طور پر مسیحِ مصلوب کی فرمانبرداری اور راستبازی پر انحصار کرتے ہیں، جو ایمان کے وسیلہ سے ہماری بن جاتی ہے۔[4] اور یہی ہمارے تمام گناہوں کو ڈھانپنے، ہمیں پورے اطمینان اور اعتماد کے ساتھ خدا کے حضور بے خوف لا کھڑا کرنے، اور اُس خوف و دہشت سے آزاد کرنے کے لیے کافی

ہے جس میں ہمارے پہلے والدین، آدم اور حوا، مبتلا ہوئے تھے، جب وہ کانپتے ہوئے انجیر کے پتوں سے خود کو ڈھانپنے کی کوشش کر رہے تھے۔[5]

درحقیقت، اگر ہم خدا کے حضور ذرا سا بھی اپنے آپ پر یا کسی اور مخلوق پر بھروسہ کرتے، تو افسوس! ہم تو ہلاک ہو جاتے۔[6] اسی لیے ہم سب کو داؤد کے ساتھ مل کر کہنا چاہیے کہ ''اَے خداوند، اپنے بندہ کو عدالت میں نہ لا کیونکہ تیری نظر میں کوئی آدمی راستباز نہیں ٹھہر سکتا''۔[7]

حوالہ جات:

[1] رومیوں 25:4 [2] زبور 1:32 [3] رومیوں 24:3 [4] افسیوں 2:8–9 [5] عبرانیوں 14:10 [6] رومیوں 3:10–12 [7] زبور 2:143

مضمون 24

یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلے سے گنہگاروں کی پاکیزگی

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یہ حقیقی ایمان، جو ہم میں خدا کے کلام کو سننے اور روح القدس کے کام سے جنم لیتا ہے، ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے نئی مخلوق بناتا ہے، اور گناہ کی غلامی سے آزاد کر کے، نئی زندگی گزارنے کے قابل کرتا ہے۔[1] اس لیے، یہ ایمان جو ہمیں راستباز ٹھہراتا ہے، ہمیں پاکیزہ اور مقدس زندگی گزارنے میں سست یا لاپرواہ نہیں بناتا، بلکہ اس کے برعکس، یہ ایمان انسان کے دل میں اس طرح کام کرتا ہے کہ بغیر اس کے انسان خدا کی محبت میں کچھ نہیں کر سکتا یعنی اس کے بغیر انسان جو کچھ بھی کرتا ہے، وہ صرف اپنی ذات کی محبت یا ابدی سزا کے خوف سے بچنے کے لیے کرتا ہے۔[2]

پس، یہ ناممکن ہے کہ یہ مقدس ایمان کسی شخص میں بے اثر رہے، کیونکہ ہم کسی بیکار ایمان کی بات نہیں کر رہے بلکہ اُس ایمان کا ذکر کر رہے ہیں، جس کے بارے میں کتابِ مقدس کہتی ہے کہ ''اِیمان جو مُحبّت کی راہ سے اثر کرتا ہے''[3] یعنی وہ ایمان جو مقدسین کو وہ سب کرنے پر اُبھارتا ہے جس کا حکم خدا نے اپنے پاک کلام میں دیا ہے۔ لہٰذا وہ تمام اعمال جو اس ایمان کے وسیلہ سے کیے جاتے ہیں خدا کے نزدیک پسندیدہ ہیں کیونکہ اُنہیں خدا کے فضل سے پاک ٹھہرایا جاتا ہے۔[4] پھر

بھی یہ تمام اعمال ہمیں خدا کے سامنے راستباز نہیں ٹھہراتے کیونکہ اس سے پہلے کہ ہم کوئی اچھا کام کرتے، ہمیں مسیح پر ایمان کے وسیلے سے راستباز ٹھہرایا گیا ہے۔[5] کیونکہ اگر ہم راستباز ٹھہرائے نہ جاتے تو ہمارے یہ اچھے کام کبھی بھی اچھے نہ ہوتے، بالکل ایسے ہی جیسے جب تک کوئی درخت خود اچھا نہ ہو اُس کا پھل کبھی بھی اچھا نہیں ہو سکتا۔[6]

پس، ہم نیک اعمال کرتے ہیں، مگر کسی اجر یا بدلے کے لالچ میں نہیں کیونکہ ہم خدا سے کیا حاصل کرنے کے حقدار ہیں؟ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم ان نیک اعمال کو کرنے میں بھی خدا کے مقروض ہیں، مگر خدا ہمارا مقروض نہیں۔[7] کیونکہ جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کے لیے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے۔[8] اور ہمیں خدا کے کلام کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے جو سکھاتا ہے کہ ''جب تم اُن سب باتوں کی جن کا تمہیں حکم ہوا تعمیل کر چکو تو کہو کہ ہم نِکمّے نوکر ہیں۔ جو ہم پر کرنا فرض تھا وہی کیا ہے''۔[9]

تاہم، ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ خدا نیک اعمال کا اجر دیتا ہے، لیکن یہ اُس کے فضل ہی سے ہے کہ وہ اپنے ہی دیے ہوئے انعامات پر تاج بخشتا ہے۔[10] حقیقت تو یہ ہے کہ اگرچہ ہم نیک اعمال کرتے ہیں، لیکن ہماری نجات کا انحصار ہمارے اعمال پر نہیں ہے، کیونکہ ہم کوئی ایسا عمل کر ہی نہیں سکتے جو ہماری گناہ آلود فطرت سے پاک اور سزا کے لائق نہ ہو اور اگر ہم کوئی ایک ایسا کام کر بھی لیں جو بظاہر اچھا دکھائی دے، تب بھی صرف گناہ کا تصور ہی اُس عمل کو خدا کے حضور ناقابلِ قبول بنا دینے کے لیے کافی ہے۔[11] اسی لیے اگر ہمارا بھروسہ اپنے اعمال پر ہوتا، تو ہم ہمیشہ شک اور بے یقینی میں بھٹکتے رہتے، اور ہماری بےچین روح ہمیشہ اذیت میں بتلا رہتی اگر ہم ایمان کے وسیلے سے اپنے نجات دہندہ کے دکھ اور موت کے کفارے میں سکون اور اطمینان نہ پاتے۔[12]

حوالہ جات:

[1] 2 -کرنتھیوں 17:5 [2] یوحنا 5:15 [3] گلتیوں 6:5 [4] افسیوں 10:2 [5] رومیوں 1:5 [6] متی 7:17–18 [7] رومیوں 6:11 [8] فلپیوں 13:2 [9] لوقا 10:17 [10] 1-کرنتھیوں 7:4 [11] رومیوں3:10–12; یسعیاہ 6:64 [12] عبرانیوں12:2–3

مضمون 25

شریعت کی تکمیل

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ شریعت کی تمام رسمیں اور علامتیں مسیح یسوع کی آمد کے ساتھ اپنی تکمیل کو پہنچ چکی ہیں، اور وہ تمام نشانات اور عکس جو اُس کی طرف اشارہ کرتے تھے، اُس کی آمد میں حقیقت بن گئے ہیں۔[1]

اس لیے مسیحیوں کے درمیان اب ان نشانوں کا استعمال باقی نہیں رہنا چاہیے۔[2] تاہم، ان سب باتوں کی اصل حقیقت اور سچائی آج بھی ہمارے لیے مسیح یسوع میں موجود ہے، کیونکہ وہی ان سب کی تکمیل ہے۔[3] اسی لیے ہم آج بھی شریعت اور نبیوں کی گواہیوں سے رہنمائی لیتے ہیں تاکہ وہ ہمیں انجیل میں مضبوط کریں، اور ہماری زندگیوں کو خدا کے جلال اور اُس کی مرضی کے مطابق پوری دیانتداری اور وفاداری کے ساتھ ترتیب دیں۔[4]

حوالہ جات:

[1] متی 17:5 [2] کلسیوں 17:2 [3] عبرانیوں 1:10 [4] 2- تیمتھیس 3:16–17

مضمون 26

یسوع مسیح کا خدا باپ کے حضور ہماری شفاعت کرنا

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح راستباز، کے سوا کسی اور کے وسیلے سے ہمیں خدا تک رسائی حاصل نہیں، کیونکہ وہی اکیلا ہمارا درمیانی، شفاعت کرنے والا، اور مددگار ہے۔[1] اسی لیے اُس نے الٰہی اور انسانی فطرت کو ایک کر کے انسان کی صورت اختیار کی، تاکہ ہم انسان خدا کی عظیم اور جلالی حضوری تک رسائی حاصل کر سکیں۔[2] ورنہ ہم کبھی خدا کے قریب نہیں آ سکتے تھے۔ لیکن یہ درمیانی، جسے باپ نے ہمارے اور اپنے درمیان مقرر کیا، اپنی عظمت کے باعث ہمیں خوفزدہ نہیں

کرتا، تاکہ ہم خوف کے باعث کسی اور کی تلاش نہ کریں۔[3] کیونکہ نہ آسمان میں اور نہ زمین کی کسی مخلوق میں کوئی ایسا ہے جو ہم سے یسوع مسیح سے بڑھ کر محبت رکھتا ہو۔ اگرچہ وہ خُدا کی صُورت پر تھا، پھر بھی اُس نے اپنے آپ کو خالی کر دِیا اور خادِم کی صُورت اِختیار کی اور اِنسانوں کے مُشابِہ ہو گیا۔[4] اور ہر لحاظ سے اپنے بھائیوں اور بہنوں کی مانند بنا۔

فرض کریں کہ ہمیں کسی اور درمیانی کو تلاش کرنا پڑے، تو کون ایسا ہوگا جو ہم سے اُس سے زیادہ محبت کرے، جس نے اُس وقت ہماری خاطر اپنی جان دے دی جب ہم اُس کے دشمن ہی تھے؟[5] اور اگر فرض کریں کہ ہمیں کوئی ایسا درمیانی ڈھونڈنا پڑے جو عزت اور قدرت رکھتا ہو، تو کس کے پاس یہ سب اُس کے برابر ہوگا جو خدا باپ کے دہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے اور جسے آسمان اور زمین کا کل اختیار حاصل ہے؟ اور کس کی بات زیادہ جلد سنی جائے گی، اُس کے مقابلے میں جسے خدا خود اپنا پیارا بیٹا کہتا ہے؟[6]

پس، مقدسین کو شفاعت کے لیے درمیانی بنانا، دراصل اُن کی بے عزتی کرنا ہے۔ ایسا کرنا ایمان کو غلط جگہ پر رکھنا ہے کیونکہ نہ تو کسی مقدس نے کبھی ایسا عمل کیا اور نہ ہی خود کو درمیانی ٹھہراتے ہوئے کسی اور سے اس کی درخواست کی۔[7] بلکہ اپنی ذمہ داریوں کے مطابق، جیسا کہ اُن کی تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے، اُنہوں نے ہمیشہ ایسے عقائد کو رد ہی کیا۔

یہاں ہمیں اپنی نا اہلی کا بہانہ نہیں بنانا چاہیے، کیونکہ ہماری دعائیں ہماری اپنی اہلیت کی بنیاد پر نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح کی فضیلت اور عظمت کی بنیاد پر خدا کے حضور پیش کی جاتی ہیں، جس کی راستبازی ایمان کے ذریعے ہماری ہو گئی ہے۔[8] اسی لیے رسول ہمیں اس احمقانہ خوف بلکہ بے ایمانی سے بچانے کے لیے یاد دلاتا ہے کہ یسوع مسیح ہر لحاظ سے اپنے بھائیوں اور بہنوں کی مانند بنا، تاکہ وہ ایک رحم دل اور وفادار سردار کاہن بنے، جو اپنے لوگوں کے گناہوں کا کفارہ دے۔ چونکہ وہ خود آزمائش کے دکھوں سے گزرا، اس لیے وہ اُن کی مدد کر سکتا ہے جو آزمائش میں پڑتے ہیں۔[9] رسول ہمیں سیدھا مسیح سے دعا و التماس کرنے میں حوصلہ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ''چونکہ ہمارے پاس ایک عظیم سردار کاہن ہے جو آسمانوں سے گزر چکا ہے یعنی یسوع، خدا کا بیٹا، تو آؤ ہم اپنے اقرارِ ایمان کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ کیونکہ ہمارے پاس ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے، بلکہ وہ ہر لحاظ سے ہماری طرح آزمایا گیا، پھر بھی وہ بے گناہ ٹھہرا۔ پس آؤ ہم

فضل کے تخت کے پاس دِلیری سے چلیں تاکہ ہم پر رَحم ہو اور وہ فضل حاصِل کریں جو ضرُورت کے وقت ہماری مدد کرے''۔[10]

مزید رسول ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمارے پاس مسیح کے خون کے وسیلہ سے پاک ترین مقام میں داخل ہونے کی پوری دلیری ہے، پس آؤ ہم سچے دل اور کامل ایمان کے ساتھ اُس کے پاس آئیں۔ اور چونکہ مسیح کی کہانت ہمیشہ کے لیے قائم ہے، اِسی لیے وہ ہمیشہ اُن کی نجات کے لیے شفاعت کرتا رہتا ہے جو اُس کے وسیلے سے خدا کے پاس آتے ہیں۔[11] اس سے بڑھ کر ہمیں اور کیا چاہیے؟ کیونکہ خود مسیح کہتا ہے کہ ''راہ، حق اور زِندگی مَیں ہُوں۔ کوئی میرے وسِیلہ کے بغَیر باپ کے پاس نہیں آتا''۔[12] پھر ہم کیوں مسیح کے سوا کسی اور مددگار یا درمیانی کی تلاش کریں؟ جب خدا کو یہ منظور ہوا کہ وہ ہمیں اپنا اکلوتا بیٹا، یعنی یسوع مسیح، بطور ہمارا مددگار اور درمیانی بخشے، تو ہمیں اُسے چھوڑ کر کسی اور کو تلاش نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ اگر ہم ایسا کریں تو تلاش تو کرتے رہیں گے، مگر کبھی پائیں گے نہیں۔ خدا نے یہ جانتے ہوئے کہ ہم گنہگار ہیں، ہمیں مسیح یسوع نجات دہندہ کے طور پر دے دیا۔[13]

پس، ہم مسیح یسوع کے حکم کے مطابق آسمانی باپ کو مسیح کے وسیلے سے پکارتے ہیں، جو ہمارا واحد درمیانی اور مددگار ہے، اور جیسے اُس نے ہمیں ربّانی دعا میں سکھایا، ہمیں یقین ہے کہ ہم جو کچھ بھی باپ سے اُس کے نام میں مانگیں گے، وہ ہمیں ضرور عطا کرے گا۔[14]

حوالہ جات:

(1) 1- تیمتھیس 5:2 (2) فلپیوں 7:2 (3) عبرانیوں 16:4 (4) فلپیوں 2:6–7 (5) رومیوں 8:5 (6) متی 317 ;18:28; متی ; یوحنا 41:11–42 (7) عبرانیوں 26:7–27 (8)عبرانیوں 14:4–16 (9) عبرانیوں 17:2–18 (10) عبرانیوں 16:4 (11)عبرانیوں 19:10–22 (12) یوحنا 6:14 (13) 1- یوحنا 10:4 (14) متی 22:21

مضمون 27

پاک کیتھولک (عالمگیر) کلیسیا

ہم ایمان رکھتے اور اقرار کرتے ہیں کہ ایک ہی کیتھولک یعنی عالمگیر کلیسیا ہے، جو ایک مقدس جماعت اور سچے مسیحی ایمانداروں کا اجتماع ہے۔[1] جو یسوع مسیح میں اپنی مکمل نجات کے منتظر ہیں، جنہیں اُس کے خون سے دھویا گیا، اور روح القدس سے پاک کیا گیا اور مہر لگائی گئی۔[2]

یہ کلیسیا دنیا کے آغاز سے موجود ہے اور دنیا کے آخر تک قائم رہے گی، یہ بات اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ یسوع مسیح ایک ازلی بادشاہ ہے جو اپنی رعایا کے بغیر نہیں رہ سکتا۔[3] خدا اپنے فضل سے اس مقدس کلیسیا کو دنیا کی تمام طاقتوں اور غضب سے محفوظ رکھتا آیا ہے۔ اگرچہ دنیا کی تاریخ میں کبھی کبھار انسانی نگاہ میں یہ بہت چھوٹی اور کمزور نظر آتی ہے، گویا جیسے مکمل طور پر مٹ گئی ہو۔ مثال کے طور پر، اخیاؔب کے خطرناک دور میں خداوند نے اپنے لیے سات ہزار ایسے لوگوں کو محفوظ رکھا جنہوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے۔[4]

پس یہ مقدس کلیسیا کسی خاص جگہ، قوم یا ملک تک محدود نہیں ہے، بلکہ پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ پھر بھی یہ ایمان کی قوت سے، ایک ہی دل و دماغ اور ایک ہی روح میں متحد اور قائم ہے۔[5]

حوالہ جات:

[1] افسیوں 4:4–5 ; 1-کرنتھیوں 12:12–13; خروج 19:5–6 [2] افسیوں 1:13–14 [3] زبور 145:13; زبور 22:30–31 ; مکاشفہ 1:6

[4] 1-سلاطین 19:18 [5] اعمال 2:42–47 ؛ 1-کرنتھیوں 1:2

مضمون 28

ہر مسیحی پر کلیسیا میں شامل ہونے کی ذمہ داری ہے

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یہ مقدس کلیسیا اُن لوگوں کی جماعت ہے جو نجات یافتہ ہیں، اور چونکہ اس کے باہر کوئی نجات نہیں، اس لیے کسی شخص کو خواہ اس کی حیثیت یا رتبہ کچھ بھی ہو، یہ اختیار نہیں کہ وہ اس جماعت سے الگ ہو کر اکیلا رہے۔[1] بلکہ سب پر لازم ہے کہ وہ کلیسیا میں شامل ہوں اور اس کے ساتھ جڑے رہیں، کلیسیا کی تعلیم و تربیت کے تابع رہتے ہوئے، یسوع مسیح کے جُوے کے نیچے گردن جھکاتے ہوئے، اور ایک دوسرے کی خدمت کرتے ہوئے، تاکہ خدا کی دی ہوئی نعمتوں کے مطابق ایک ہی بدن کے اراکین کی طرح ایک دوسرے کو مضبوط کر سکیں اور سنوار سکیں۔[2] اور اس اتحاد کو مؤثر طور پر قائم رکھنے کے لیے تمام ایمانداروں پر لازم ہے کہ جیسا خدا کے کلام میں کہا گیا ہے، وہ اُن لوگوں سے الگ رہے جو کلیسیا سے تعلق نہیں رکھتے، اور اس مقدس کلیسیا میں شامل ہوں جہاں کہیں بھی خدا نے اسے قائم کیا ہو، چاہے دنیوی حکام یا بادشاہوں کے احکام اس کی مخالفت ہی کیوں نہ کرتے ہوں، اور چاہے اس کے نتیجے میں اُنہیں موت یا جسمانی سزا ہی کیوں نہ برداشت کرنی پڑے۔[3]

پس جو کوئی کلیسیا سے الگ ہوتا ہے یا اس میں شامل نہیں ہوتا، وہ دراصل خدا کے حکم کے خلاف عمل کرتا ہے۔[4]

حوالہ جات:

[1] اعمال 12:4 ; عبرانیوں 10:24–25 [2] 1-کرنتھیوں 12:12–27 [3] 2-یوحنا 9–10 [4] عبرانیوں 10:25

مضمون 29

حقیقی (سچی) کلیسیا کی پہچان اور جھوٹی کلیسیا سے اس کا فرق

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمیں خدا کے کلام کی روشنی میں، بڑی احتیاط اور غور و فکر کے ساتھ پہچاننا چاہیے کہ حقیقی کلیسیا کون سی ہے، کیونکہ آج دنیا میں ہر جماعت اپنے آپ کو ''کلیسیا'' کہتی ہے۔[1] ہمارا مطلب یہاں اُن ریاکاروں سے نہیں ہے جو کلیسیا میں حقیقی ایمانداروں کے ساتھ شامل ہیں، اور بظاہر کلیسیا کے رکن نظر آتے ہیں مگر حقیقیت میں اس کا حصہ نہیں ہیں۔ بلکہ ہم اُس فرق کو واضح کر رہے ہیں جو حقیقی کلیسیا یعنی مسیح کا بدن اور اُس کی شراکت میں شریک جماعت میں اور اُن تمام جماعتوں کے درمیان ہے جو اپنے آپ کو کلیسیا کہتی ہیں۔[2]

حقیقی کلیسیا کی پہچان درج ذیل نشانیوں سے کی جا سکتی ہے:

- کلیسیا میں انجیل کے کلام کی خالص منادی کی جاتی ہے۔[3]
- کلیسیا ساکرامنٹس (مقدس رسومات یعنی بپتسمہ اور عشائے ربانی) کو بالکل ویسے ہی انجام دیتی ہے جیسے مسیح نے اُنہیں مقرر کیا۔[4]
- اور کلیسائی نظم و ضبط کو برقرار رکھتے ہوئے گناہ پر ملامت اور اس کی اصلاح کے لیے عمل کرتی ہے۔[5]

مختصراً، سچی کلیسیا اپنے تمام کام خدا کے کلام کے مطابق انجام دیتی ہے، جو کچھ خدا کے کلام کے خلاف ہو اُسے رد کرتی ہے، اور یسوع مسیح کو اپنا واحد اور حقیقی سر تسلیم کرتی ہے۔[6]

ان نشانیوں کے ذریعے کوئی بھی شخص یقین کے ساتھ سچی کلیسیا کو پہچان سکتا ہے، اور کسی کو بھی ایسی سچی کلیسیا سے الگ نہیں ہونا چاہیے۔[7]

جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو کلیسیا کے حقیقی رکن ہیں، اُنہیں درج ذیل مسیحی صفات سے پہچانا جا سکتا ہے:

- یعنی وہ یسوع مسیح پر حقیقی ایمان رکھتے ہیں۔[8]

- یسوع مسیح کو اپنا واحد منجی تسلیم کرنے کے بعد گناہ سے دور بھاگتے اور راستبازی کے پیچھے چلتے ہیں۔[9]
- وہ سچے خدا اور اپنے ہمسایوں سے محبت رکھنے میں دائیں یا بائیں طرف نہیں مڑتے، اور اپنے جسم کو اُس کے کاموں سمیت مصلوب کرتے ہیں۔[10]

اگرچہ اُن میں کمزوریاں باقی رہتی ہیں، پھر بھی وہ اپنی ساری زندگی روح کی قوت سے اُن کمزوریوں کے خلاف لڑتے رہتے ہیں، اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خون، دکھ، موت اور فرمانبرداری کی طرف رجوع کرتے ہیں، جس میں ایمان کے وسیلے سے اُن کے گناہوں کی معافی پائی جاتی ہے۔[11]

جہاں تک جھوٹی کلیسیا کا تعلق ہے، وہ اپنے آپ کو اور اپنی رسم و رواج کو خدا کے کلام سے زیادہ ترجیح اور اختیار دیتی ہے،[12] وہ مسیح کے جُوے کے نیچے آنے سے انکار کرتی ہے،[13] وہ ساکرامنٹس کو ویسے انجام نہیں دیتی جیسے مسیح نے اپنے کلام میں حکم دیا، بلکہ اپنی مرضی کے مطابق اُن میں کمی یا زیادتی کرتی ہے،[14] وہ یسوع مسیح کی بجائے انسانوں پر زیادہ انحصار کرتی ہے،[15] اور اُن لوگوں کو ستاتی ہے جو خدا کے کلام کے مطابق پاک زندگی گزارتے ہیں اور جھوٹی کلیسیا کی غلطیوں، لالچ، اور بت پرستی پر اُس کو ملامت کرتے ہیں۔[16]

یہ دونوں کلیسیائیں واضح طور پر پہچانی جا سکتی ہیں، اور اسی لیے ایک دوسرے سے الگ اور ممتاز ہیں۔[17]

حوالہ جات:

(1) متی 15:7–20; 1-یوحنا 1:4 ; اعمال 11:17 (2) 1-کرنتھیوں 12:12–27 (3) 2-تیمتھیس 2:4 (4) متی 19:28–20 (5) 1-کرنتھیوں 12:5–13 (6) افسیوں 11:4–16; کلسیوں 18:1 (7) عبرانیوں 25:10 (8) یوحنا 16:3–18 (9) رومیوں 1:6–14 (10) افسیوں 1:5–2 (11) 1-یوحنا 7:1–9 (12) یسعیاہ 13:29 (13) متی 8:23–12 (14) متی 23:23–24 (15) 1-سلاطین 31:12 (16) یسعیاہ 1:58–3 (17) 2-کرنتھیوں 14:6–18

مضمون 30

کلیسیا کا نظامِ خدمت اور عہدے

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ حقیقی (سچی) کلیسیا کو اُس روحانی نظام کے مطابق چلایا جانا چاہیے، جس کی تعلیم ہمارے خداوند نے اپنے کلام میں دی ہے۔[1] کلیسیا میں خادم یا پادری ہونے چاہئیں جو خدا کے کلام کی منادی کریں اور ساکرامنٹس (یعنی بپتسمہ اور عشائے ربانی) کو انجام دیں۔[2] اسی طرح، کلیسیا میں بزرگ (ایلڈر) اور خادمین (ڈیکن) بھی ہونے چاہئیں، جو پادری کے ساتھ مل کر کلیسیا کی مجلس بناتے ہیں۔[3] کیونکہ انہی کے وسیلے سے سچا ایمان محفوظ رہتا ہے، کلامِ حق کی تعلیم جاری رہتی ہے، اور بُرے لوگوں کی روحانی اصلاح کی جاتی ہے تاکہ وہ قابو میں رہیں۔[4] یوں ضرورت مندوں اور مصیبت زدہ لوگوں کو اُن کی ضرورت کے مطابق مدد اور تسلی ملتی ہے۔[5]

جب ایسے ایماندار اشخاص منتخب کیے جائیں جو وفادار ہوں اور جن کا چناؤ پولُس رسول کے تیمُتھیُس کو دیے گئے اصولوں کے مطابق ہو، تو کلیسیا میں ہر کام عمدگی، نظم و ضبط اور شائستگی کے ساتھ انجام پاتا ہے۔[6]

حوالہ جات:

[1] متی 19:28–20 [2] یوحنا 21:20–23 [3] افسیوں 11:4–12 [4] 1- تیمتھیس 1:3–13 [5] عبرانیوں 17:13 [6] 1-کرنتھیوں 40:14

مضمون 31

کلیسیا کے عہدیداران یعنی پادری، ایلڈر اور ڈیکن کے بارے میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کے کلام کے خادمین یعنی پادری، ایلڈر اور ڈیکن کو کلیسیا کے جائز اور صحیح انتخاب کے ذریعے منتخب کیا جانا چاہیے، خداوند کے نام میں دعا کے ساتھ، اور خدا کے کلام کی تعلیم اور اصولوں کے مطابق۔[1] اس لیے ہر

ایک کو چاہیے کہ وہ خود سے بے جا آگے نہ بڑھے یا اپنی مرضی سے عہدہ نہ سنبھالے، بلکہ خدا کی بُلاہٹ کا انتظار کرے، تاکہ وہ اپنے بُلائے جانے کے بارے میں پُریقین ہو جائے اور جان لے کہ اُسے خداوند ہی نے چُنا ہے۔[2]

جہاں تک کلام کے خادمین (پادری صاحبان) کا تعلق ہے، اُن سب کے پاس ایک ہی طاقت اور اختیار ہے، چاہے وہ کہیں بھی ہوں، کیونکہ وہ سب یسوع مسیح کے خادم ہیں، جو کلیسیا کا واحد سر اور عالمگیر نگہبان (بشپ) ہے۔[3]

مزید یہ کہ، خدا کے مقرر کیے گئے پاک نظام کو بے ادبی اور بے حرمتی سے محفوظ رکھنے کے لیے، ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی پوری کوشش کے ساتھ کلام کے خادمین (پادری صاحبان) اور کلیسیا کے بزرگوں (ایلڈر اور ڈیکن) کی عزت کرے، اور شکایت، جھگڑے یا مخالفت کے بغیر اُن کے ساتھ امن اور ہم آہنگی سے رہے، کیونکہ وہ خدا کے کام انجام دے رہے ہیں۔[4]

حوالہ جات:

[1] اعمال 3:6–6 [2] 1-تیمتھیس 1:3–13 [3] افسیوں 11:4–12 [4] عبرانیوں 17:13

مضمون 32

کلیسیا کا نظم و ضبط اور کاروائی

ہم یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ اگرچہ کلیسیا کے حاکمین (پادری اور ایلڈر) کے لیے یہ فائدہ مند اور اچھا ہے کہ وہ کلیسیا کے نظم و ضبط کو برقرار رکھنے کے لیے اپنے درمیان کچھ ترتیب اور نظام قائم کریں، تو بھی اُنہیں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اُن احکامات سے نہ ہٹیں جو مسیح ہمارے واحد اُستاد نے ہمارے لیے مقرر کیے ہیں۔[1]

اسی لیے ہم اُن تمام انسانی ایجادات اور اصولوں کو رد کرتے ہیں جو خدا کی عبادت کے معاملے میں ہم پر مسلط کیے جاتے ہیں اور کسی بھی طرح ہماری روحانی آزادی (ضمیر) کو پابند یا مجبور کرتے ہیں۔[2] لہٰذا ہم صرف اُن باتوں کو قبول کرتے ہیں جو کلیسیا میں ترتیب، اتحاد، اور ہم آہنگی قائم رکھنے کے لیے ضروری ہیں اور جن سے سب خدا کے تابع رہیں۔[3]

اسی مقصد کے لیے، خدا کے کلام کی ہدایت کے مطابق، کلیسائی تادیب (یعنی کلیسیا سے کسی شخص کو وقتی طور پر یا مکمل طور پر خارج کرنا) ضروری ہے، تاکہ نظم و ضبط برقرار رہے، غلطی پر قائم رہنے والوں کی اصلاح ہو، اور کلیسیا کی پاکیزگی محفوظ رکھی جا سکے۔[4]

حوالہ جات:

[1] متی 28:18–20 [2] 1-کرنتھیوں 40:14 [3] اعمال 28:15–29 [4] 1-کرنتھیوں 1:5–13; 2- تھسلنیکیوں 6:3, 14

مضمون 33

ساکرامنٹس (مقدس رسومات)

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے مہربان خدا نے، ہماری کمزوریوں اور خامیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہماری خاطر مقدس رسومات (ساکرامنٹس) مقرر کیں، تاکہ وہ ہم پر اپنے وعدوں کی مہر لگائیں، اپنے فضل اور پاک مرضی کو ظاہر کریں، اور ہمارے ایمان کو مضبوط اور قائم رکھے۔[1] خدا نے ان ساکرامنٹس کو انجیل کے کلام کے ساتھ اس لیے شامل کیا،تاکہ وہ ہمارے ظاہری حواس کے ذریعے اس حقیقت کو واضح طور پر پیش کرے، جو ہمیں کلام کے ذریعے سمجھنے کی توفیق دیتی ہے اور دلوں میں عمل کر کے ہماری نجات کی تصدیق کرتی ہے۔[2]

کیونکہ یہ مقدس رسومات ظاہری نشانیاں اور مہریں ہیں، جو اندرونی اور پوشیدہ حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہیں، جن کے وسیلے سے خدا روح القدس کی قدرت کے ذریعے ہم میں کام کرتا ہے۔[3] لہٰذا یہ خالی یا بے معنی نشانیاں نہیں ہیں جو ہمیں دھوکا دیں، بلکہ ان کی اصل سچائی یسوع مسیح خود ہے جس کے بغیر یہ نشانیاں کسی کام کی نہیں رہتیں۔[4]

مزید، ہم ان مقدس رسومات (ساکرامنٹس) کی تعداد سے مطمئن ہیں جو ہمارے خداوند یسوع مسیح نے ہمارے لیے مقرر کیے ہیں:

یہ صرف دو ہیں:

1. بپتسمہ کا ساکرامنٹ
2. یسوع مسیح کی مقدس عشائے ربانی

حوالہ جات:

[1] مرقس 14:22–24; افسیوں 2:8–10 [2] متی 28:19–20 [3] 1-کرنتھیوں 11:23–26 [4] عبرانیوں 9:11–15

مضمون 34

ایمانداروں اور اُن کے بچوں کا بپتسمہ

ہم ایمان رکھتے اور اقرار کرتے ہیں کہ یسوع مسیح، جس میں شریعت کی مکمل تکمیل ہوئی، اُس نے ہر دوسرے خون بہانے کے نظام کو، جو کوئی بھی گناہوں کا کفارہ یا شریعت کے تقاضے پورے کرنے کے لیے کچھ کرنا چاہتا یا کر سکتا تھا، اُسکو اپنے بہائے ہوئے خون کے ذریعے پورا کر دیا۔[1] اور خون سے کیے جانے والے ختنہ کو منسوخ کر کے اُس کی جگہ بپتسمہ کا ساکرامنٹ (رسم) مقرر کیا۔ جس کے ذریعے ہم خدا کی کلیسیا میں شامل کیے جاتے اور باقی تمام لوگوں اور غیر مذاہب سے

جدا کیے جاتے ہیں، تاکہ ہم مکمل طور پر اُس کے ہوں جس کی مہر اور نشان ہم پر لگا ہے۔[2] بپتسمہ ہمارے لیے یہ گواہی بھی ہے کہ خدا، جو ہمارا مہربان باپ ہے، ہمیشہ ہمارا خدا رہے گا۔[3]

اس لئے وہ تمام جو مسیح یسوع کے ہیں، اُنہیں وہ حکم دیتا ہے کہ وہ پاک پانی سے باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ لیں،[4] اس سے خدا ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جیسے جسم پر پانی ڈالنے سے پانی جسم کی گندگی کو دور کرتا ہے، جو اُن سب کے جسموں سے ظاہر ہوتی ہے جن پر بپتسمہ کے وقت پانی چھڑکا جاتا ہے، ویسے ہی یسوع مسیح کا خون، روح القدس کے ذریعے، اندرونی طور پر ہماری روح کو پاک کرتا ہے۔ اور ہمارے گناہوں کی ساری گندگی کو دھو کر، ہم غضب کے فرزندوں کو نئی پیدائش کے ذریعے خدا کے فرزند بناتا ہے۔[5] یہ کام جسمانی پانی سے نہیں ہوتا، بلکہ خدا کے بیٹے کے قیمتی خون کے چھڑکاؤ سے ہوتا ہے، جو ہمارا بحیرہ قلزم ہے۔ جس کے ذریعے ہم فرعون یعنی شیطان کے ظلم و ستم سے بچ کر روحانی کنعان کی زمین میں داخل ہوتے ہیں۔[6]

لہٰذا، جہاں تک خدا کے خادمین کا تعلق ہے، وہ صرف ظاہری طور پر اس ساکرامنٹ (بپتسمہ) کو ادا کرتے ہیں، مگر ہمارا خدا اس ساکرمنٹ کی اصل حقیقت ہمیں عطا کرتا ہے یعنی وہ تمام پوشیدہ نعمتیں اور فضل، جن سے ہماری روحیں گناہوں کی تمام گندگی اور ناپاکی سے پاک کی جاتی ہیں، ہمارے دل بدلے جاتے اور تسلی سے معمور ہوتے ہیں، اور خدا ہمیں اپنی پدرانہ شفقت کا یقین دلاتے ہوئے، ہماری پرانی انسانیت کی تمام گندگی اور نجاست اُتار کر نئی انسانیت عطا کرتا ہے۔[7]

اسی لیے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ جو کوئی ابدی زندگی چاہتا ہے، اُسے صرف ایک ہی بار بپتسمہ لینا چاہیے، اور اسے دوبارہ دہرانا نہیں چاہیے کیونکہ ہم دو دفعہ پیدا نہیں ہو سکتے۔[8] اور اس بپتسمہ کا فائدہ صرف اُس وقت تک محدود نہیں ہوتا جب ہم اسے لیتے ہیں بلکہ یہ پوری زندگی کے لیے مفید رہتا ہے۔ اسی لیے ہم اناباپٹسٹس (Anabaptists) کی غلط تعلیم کو رد کرتے ہیں، جو صرف ایک بار بپتسمہ لینے سے مطمئن نہیں ہوتے، اور ایمانداروں کے بچوں کے بپتسمہ کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔[9]

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے بچوں کا بپتسمہ ہونا چاہیے، وہ بھی خدا کے عہد کے نشان کی مہر حاصل کرنے کے حق دار ہیں، کیونکہ جن وعدوں کی بنیاد پر اسرائیل میں ایمانداروں کے بچوں کو ختنہ کے ذریعے خدا کے عہد کے نشان کی مہر دی جاتی

تھی،[10] وہی وعدے آج ہمارے بچوں کے ساتھ بھی کیے گئے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ مسیح نے ایمان داروں کے چھوٹے بچوں کو پاک کرنے کے لیے اپنا خون اُسی طرح بہایا ہے، جیسے اُس نے بالغوں کے لیے بہایا۔[11] لہٰذا، اُنہیں بھی خدا کے عہد کے نشان کی وہ مہر اور ساکرامنٹ (بپتسمہ) حاصل ہونا چاہیے جو مسیح نے اُن کے لیے کیا، جیسا خداوند نے شریعت میں حکم دیا کہ بچوں کے پیدا ہونے کے فوراً بعد ایک برّے کی قربانی کی جائے جو اُن کے لیے یسوع مسیح کے دکھ اور موت میں شامل ہونے کا نشان تھا۔[12] یہی یسوع مسیح کا ساکرامنٹ تھا۔

مزید، بپتسمہ ہمارے بچوں کے لیے وہی کام کرتا ہے جو ختنہ یہودیوں کے لیے کرتا تھا، اسی لیے پولس بپتسمہ کو ''مسیح کا ختنہ'' کہتا ہے۔[13]

حوالہ جات:

[1] عبرانیوں 9:11–14; 10:1–10 [2] کلسیوں 2:11–12; گلتیوں 3:26–27 [3] یرمیاہ 31:33; عبرانیوں 8:10 [4] متی 28:19 [5] اعمال 22:16; ططس 3:5–7 [6] خروج 14:13–31; 1-کرنتھیوں 10:1–2 [7] رومیوں 6:3–4; کلسیوں 2:11–12 [8] افسیوں 4:5; عبرانیوں 6:4–6 [9] مرقس 10:13–16 [10] پیدائش 17:7–14 [11] اعمال 2:38–39 [12] احبار 12:6–8 [13] کلسیوں 2:11–12

مضمون 35

عشائے ربانی کا ساکرامنٹ

ہم ایمان رکھتے اور اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے منجی خداوند یسوع مسیح نے عشائے ربانی کے ساکرامنٹ کو مخصوص اور مقرر کیا، اُن تمام لوگوں کی ایمان میں نشونما اور ثابت قدمی کے لیے، جنہیں اُس نے نئے سرے سے پیدا کیا اور اپنے خاندان یعنی کلیسیا میں شامل کیا۔[1]

وہ تمام جو نئے سرے سے پیدا ہوئے اپنے آپ میں دو زندگیاں رکھتے ہیں۔ ایک جسمانی اور عارضی زندگی ہے، جو اُنہیں اُن کی جسمانی یعنی پہلی پیدائش کے وقت ملی اور جو تمام انسانوں کو ملتی ہے۔دوسری روحانی اور آسمانی زندگی ہے، جو اُنہیں اُن کی دوسری یعنی نئی پیدائش میں دی گئی، یہ نئی پیدائش انجیل کے کلام کے ذریعے یسوع مسیح کے جسم میں باہمی شراکت سے حاصل ہوتی ہے جو صرف خدا کے برگزیدوں کے لیے ہی مخصوص ہے۔[2] لہٰذا، جسمانی اور دنیاوی زندگی کی نشونما کے لیے خدا نے ہمارے لیے زمین پر عام زمینی روٹی مقرر کی، جو جسمانی زندگی کی طرح سب عام انسانوں کے لئے ہے۔ لیکن خدا کے برگزیدوں کی روحانی اور آسمانی زندگی کو قائم رکھنے کے لیے، خدا نے آسمان سے زندگی کی روٹی بھیجی یعنی یسوع مسیح — وہ روٹی جو خداوند کے سکھائے ہوئے طریقے کے مطابق روحانی طور پر ایمان سے کھانے سے ایمانداروں کی روحانی زندگی کو قائم رکھتی اور نشونما بخشتی ہے۔[3] اس روحانی اور آسمانی روٹی کی نمائندگی کے لیے مسیح نے زمین پر ایک ظاہری زمینی روٹی اپنے بدن کے طور پر اور مے اپنے خون کے طور پر بطور ساکرامنٹ (رسم) مقرر کیا۔ تاکہ ہمیں یہ گواہی دے سکیں کہ جس طرح ہم ساکرامنٹ کو ہاتھ میں پکڑ کر منہ سے کھاتے اور پیتے ہیں، اور اس سے ہماری جسمانی زندگی قائم رہتی ہے، بالکل ویسے ہی ہم اپنی روحانی زندگی کے لیے ایمان کے ذریعے، جو ہماری روح کا ہاتھ اور منہ ہے، یسوع مسیح کے حقیقی جسم اور خون کو حاصل کرتے ہیں، جو ہمارا واحد نجات دہندہ ہے۔[4]

بے شک، یسوع مسیح نے ہمارے لیے اپنے ساکرامنٹس (مقدس رسومات) بے فائدہ مقرر نہیں کیے، کیونکہ وہ ان مقدس علامات کے ذریعے ہم میں وہ تمام تاثیریں پیدا کرتا ہےجس کی یہ نمائندگی کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ طریقہ جس میں انہیں مقرر کیا گیا ہماری سمجھ سے باہر اور ناقابلِ فہم ہے، جیسے پاک روح کے کام بھی پوشیدہ اور ناقابلِ فہم ہیں۔ پھر بھی ہمارا یہ کہنا غلط نہیں، کہ جو ہم کھاتے اور پیتے ہیں وہ مسیح کا حقیقی بدن اور حقیقی خون ہے، جسے ہم منہ سے نہیں بلکہ روح سے ایمان کے ذریعے لیتے ہیں۔[5] اگرچہ یسوع مسیح ہمیشہ آسمان پر خدا باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے،[6] پھر بھی وہ ایمان کے ذریعے ہم سے اپنا رابطہ قائم رکھنے سے کبھی باز نہیں آتا۔ یہ ضیافت ایک روحانی دسترخوان ہے، جس میں مسیح خود کو اپنے تمام فوائد کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ تاکہ اُس کے دکھوں اور موت سے ہم پورا فائدہ حاصل کر سکیں۔ اسی میز میں اپنے بدن کے وسیلہ سے وہ ہماری کمزور اور افسردہ روحوں کو طاقت، تسلی اور زندگی بخشتا ہے۔ اور اپنے خون کے وسیلہ سے ہماری جانوں کو تازگی اور

سکون عطا کرتا ہے۔[7] اگرچہ ساکرامنٹس اور ان کے حقیقی معنی آپس میں جڑے ہوئے ہیں، پھر بھی سب لوگ ان دونوں کو حاصل نہیں کرتے۔ بدکار لوگ بظاہر ساکرامنٹس کو قبول تو کرتے ہیں، مگر اس کی اصل حقیقت کو حاصل نہیں کرتے، بلکہ ان میں شمولیت کے باعث اپنے لیے خدا کا عذاب کماتے ہیں۔ جیسے یہوداہ اور شمعون جادوگر جو بظاہر ان ساکرامنٹس میں شامل ضرور ہوئے، لیکن مسیح کو نہ پایا، جو ان ساکرامنٹس کی اصل حقیقت ہے۔[8] کیونکہ مسیح کی شراکت صرف حقیقی ایمانداروں کو ہی حاصل ہے۔[9]

ہم خدا کے لوگوں کے مجمع میں بڑے احترام اور عاجزی کے ساتھ مقدس ساکرامنٹ کو لیتے ہیں۔ اور شکرگزاری کے ساتھ اپنے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کی موت کو یاد کرتے ہیں، اور اسی عمل میں اپنے مسیحی ایمان اور عقیدے کا اقرار کرتے ہیں۔ لہٰذا کسی شخص کو بھی بغیر اپنے آپ کو پرکھے اس میز میں شامل نہیں ہونا چاہیے، تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ اس روٹی کو کھاتے اور اس پیالے میں سے پیتے ہوئے اپنے لیے خدا کا عذاب کمائے۔[10] مختصر یہ کہ اس مقدس ساکرامنٹ کے وسیلے سے ہمارے دلوں میں خدا اور اپنے پڑوسیوں کے لیے گہری محبت پیدا ہوتی ہے۔ اسی لیے ہم اُن تمام بے بنیاد، گمراہ کن خیالات اور قابلِ مذمت ایجادات کو رد کرتے ہیں جو لوگوں نے ساکرامنٹس میں ملا دی ہیں۔ ہم یہ اقرار کرتے ہیں کہ ہمیں اُسی طریقے پر مطمئن رہنا چاہیے جو مسیح اور اُس کے رسولوں نے ہمیں سکھایا ہے، اور ان کے بارے میں ویسا ہی کہنا چاہیے جیسا اُنہوں نے کہا۔[11]

حوالہ جات:

[1] متی 26:26–28؛ 1-کرنتھیوں 11:23–26 [2] یوحنا 3:5–6؛ 1-پطرس 1:23 [3] یوحنا 6:32–35، 48–51 [4] یوحنا 6:53–56؛ 1-کرنتھیوں 10:16–17 [5] یوحنا 4:24؛ یوحنا 6:63 ; 1-کرنتھیوں 2:14–16 [6] مرقس 16:19؛ عبرانیوں 1:3 [7] یوحنا 15:5؛ 2-کرنتھیوں 13:5 [8] اعمال 8:18–23؛ متی 26:23–25 [9] یوحنا 15:4–6؛ 1-یوحنا 2:19 [10] 1-کرنتھیوں 11:27–29 [11] اعمال 2:42؛ کلسیوں 2:6–8

مضمون 36

ملکی یا شہری حکومت کا نظام

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ انسانی نسل میں گناہ کے سبب سے بگاڑ کی وجہ سے ہمارے رحیم خدا نے بادشاہ، امرا اور حاکم مقرر کیے۔ تاکہ خدا اس دنیا پر قوانین اور اصولوں کے ذریعے حکومت کرے۔ جس سے انسانوں کی بے راہ روی پر قابو پایا جا سکے اور سب کچھ لوگوں کے درمیان نظم و ضبط اور شائستگی کے ساتھ انجام پائے۔(1) اس مقصد کے لیے خدا نے حکومت کے ہاتھ میں تلوار رکھی ہے تاکہ برے لوگوں کو سزا دی جا سکے اور نیک لوگوں کا تحفظ کیا جا سکے۔(2)

** حکومت کا کام صرف عوامی امور کی دیکھ بھال تک محدود نہیں بلکہ ایسے اقدامات کرنا بھی ہے جن سے مقدس خدمت کے تحفظ کو قائم رکھا جائے یعنی بت پرستی، اور مخالف مسیح کی جھوٹی عبادت کو ختم کرنا اور جڑ سے اُکھاڑنا، خداوند یسوع مسیح کی بادشاہت کو فروغ دینا، اور ہر جگہ انجیل کی منادی کو آگے بڑھانا ہے، تاکہ ہر کوئی زندہ خدا کی عبادت اور خدمت کرے جیسا کہ اُس نے اپنے کلام مقدس میں حکم دیا ہے۔(3)

مزید، ہر شخص پر فرض ہے کہ خواہ اُس کی حالت، حیثیت یا رتبہ کچھ بھی ہو، وہ حکومت کے تابع رہے، ٹیکس ادا کرے، حکومتی نمائندوں کی عزت و احترام کرے، اور اُنکی اُن تمام باتوں کی تعمیل کرے جو خدا کے کلام کے خلاف نہ ہوں،(4) ساتھ ہی اُن کے لیے یہ دعا بھی کرے کہ خدا اُنہیں ہر کام میں درست رہنمائی دے، تاکہ ہم پاکیزگی اور شائستگی کے ساتھ، پرامن اور مطمئن زندگی گزار سکیں۔(5)

لہذا، اس معاملے میں ہم اناباپٹسٹس (Anabaptists)، انارکیسٹ (Anarchists)، اور عام طور پر اُن سب کو رد کرتے ہیں جو حکام اور شہری حکمرانوں کے اختیار کو ماننے سے انکار کرتے ہیں، اور خدا کے قائم کردہ انصاف اور اخلاقی نظام کو بگاڑ کر، اشیاء کی مشترکہ ملکیت متعارف کرانا چاہتے ہیں۔(6)

حوالہ جات:

[1] امثال 15:8–16؛ دانی ایل 21:2؛ رومیوں 13:1–2 [2] رومیوں 13:3–4؛ 1-پطرس 13:2–14 [3] 2 -تواریخ 33:34؛ یوحنا 36:18؛ متی 18:28–20؛ 1- تیمتھیس 1:2–2 [4]متی 21:22؛ رومیوں 13:5–7؛ ططس 1:3 [5] 1- تیمتھیس 2:2–3؛ یرمیاہ 7:29 [6] 1-پطرس 17:2؛یہوداہ 8:1؛ 2- پطرس 10:2

** اس مضمون (نمبر 36) کو امریکہ کی اصلاحی کلیسیا (Reformed Church in America) نے اسکے اصل مکمل متن میں یہ تسلیم کرتے ہوئے برقرار رکھا ہے کہ یہ اقرارنامہ ایک ایسے تاریخی پس منظر میں لکھا گیا تھا جو موجودہ حالات کی صحیح طور پر عکاسی نہیں کرتا۔ لہذا، 1958 کی سِنڈ (Synod) میں، کرسچن ریفارمڈ چرچ (Christian Reformed Church) نے اُوپر بیان کردہ دوسرے پیراگراف کو نیچے دیے گیے پیراگراف (موجودہ دور کی روشنی میں) سے تبدیل کر دیا۔

[چونکہ حکومت کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ وہ ایک ایسی معاشرت قائم کرے جو خدا کو پسند ہو،(رومیوں 1:13) اس لیے حکمرانوں کا فرض ہے کہ وہ خدا کے قانون کے تابع رہتے ہوئے اُن تمام رکاوٹوں کو دور کریں جو انجیل کی منادی یا خدا کی عبادت میں رکاوٹ بنتی ہیں۔(1- تیمتھیس 1:2–4) اُنہیں چاہیے کہ وہ اپنے اختیار کی حدود میں رہ کر، اور اپنے پاس موجود وسائل کو استعمال کرتے ہوئے یہ کام انجام دیں، اور خود کو ہر قسم کے مطلق اختیار یا زیادتی سے بچائے رکھیں۔(1-پطرس 13:2–17) یہ سب اس لیے ضروری ہے تاکہ خدا کے کلام کو آزادی سے پھیلنے کا موقع ملے، یسوع مسیح کی بادشاہت آگے بڑھے، اور ہر مخالفِ مسیح قوت کا مقابلہ کیا جا سکے۔(رومیوں 3:13–7)]

مضمون 37

آخری عدالت (قیامت کا دن)

بالآخر، ہم خدا کے کلام کے مطابق یہ ایمان رکھتے ہیں کہ جب وہ وقت آجائے گا جو خداوند نے مقرر کیا ہے (جو تمام مخلوقات پر پوشیدہ ہے) اور جب خدا کے برگزیدہ لوگوں کی تعداد پوری ہو جائے گی، تو ہمارا خداوند یسوع مسیح آسمان سے، اُسی طرح جس طرح وہ اُوپر اُٹھایا گیا تھا، جسمانی اور ظاہری صورت میں بڑے جلال اور شان کے ساتھ واپس آئے گا،[1] تاکہ زندوں اور مُردوں کا منصف ٹھہرے۔[2] وہ اس پرانی دنیا کو آگ اور شعلوں سے جلاکر، اسے پاک اور صاف کریگا۔[3]

پھر تمام انسان، خواہ مرد ہوں، عورتیں یا بچے، جو دنیا کے آغاز سے لے کر آخِر تک زندہ رہے ہیں، سب کے سب مقرب فرشتہ کی پکار سے خدا کے نرسنگے کی آواز کے ساتھ اُس عظیم منصف کے حضور حاضر کیے جائیں گے۔[4] جو لوگ اُس وقت سے پہلے مر چکے ہوں گے، وہ سب مُردے خاک میں سے زندہ کیے جائیں گے، اور اُن کی رُوحیں اُن ہی جسموں کے ساتھ دوبارہ مل جائیں گی جن میں وہ زندگی گزار چکے تھے۔[5] اور جو اُس وقت تک زندہ ہوں گے، وہ دوسروں کی طرح نہیں مریں گے، بلکہ ''پلک جھپکتے ہی'' فانی حالت سے غیر فانی حالت میں بدل جائیں گے۔[6] پھر کتابیں کھولی جائیں گی (یعنی انسانوں کے دل و ضمیر) اور مُردوں کا انصاف اُن کے اُنہی کاموں کے مطابق کیا جائے گا جو اُنہوں نے دنیا میں کیے تھے، چاہے نیک ہوں یا بُرے۔[7] بے شک، ہر شخص کو اپنے اُن فضول الفاظ کا بھی حساب دینا ہوگا جو اُس نے بولے تھے، جنہیں دنیا محض مذاق سمجھتی تھی۔ اور اُس وقت سب لوگوں کے چھپے ہوئے راز اور ریاکاریاں سب کے سامنے ظاہر کر دی جائیں گی۔[8]

لہٰذا، یہ عدالت (قیامت کا دن) بدکار اور بُرے لوگوں کے لیے نہایت خوفناک اور ہولناک ہوگی۔ لیکن راستبازوں اور خدا کے برگزیدوں کے لیے یہ دن نہایت خوشی اور تسلی کا باعث ہوگا، کیونکہ اُس وقت اُن کی نجات پوری طرح مکمل ہو جائے گی۔[9] تب وہ اپنے اعمال کے پھل اور اُن مصیبتوں کا صلہ پائیں گے جو اُنہوں نے سہی تھیں۔ اُن کی بے گناہی سب کے سامنے ظاہر ہوگی، اور وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ خدا اُن بُرے لوگوں سے کیسا سخت انتقام لیتا ہے جنہوں نے اس دنیا میں اُن پر ظلم و ستم، اذیت اور جبر کیا تھا۔[10] بدکار لوگ اپنے ہی ضمیر کی گواہی سے قصوروار ٹھہرائے جائیں گے، اُنہیں شیطان اور اُس کے فرشتوں کے لیے تیار کی گئی ہمیشہ کی آگ میں عذاب کے لیے غیر فانی زندگی دی جائے گی۔[11]

اس کے برعکس، وفادار اور خدا کے برگزیدوں کو جلال اور عزت کے ساتھ تاج پہنائے جائیں گے۔ خدا کا بیٹا یسوع مسیح اپنے آسمانی باپ اور مقدس چنے ہوئے فرشتوں کے سامنے اُن کے نام کا اقرار کرے گا،[12] اُنکی انکھوں کے تمام آنسو پونچھ دے گا، اور اُن کا مقدمہ جو اُس وقت بہت سے منصف اور حکومتی حکام کے نزدیک بدعتی اور بُرا سمجھا جاتا ہے، خدا کے بیٹے کے مقدمے کے طور پر تسلیم کیا جائے گا۔[13] اور خداوند اپنے فضل میں انعام کے طور پر اُنہیں ایسی شان اور جلال عطا کرے گا جو انسانی دل کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا۔[14]

اسی لیے ہم اُس عظیم دن کا بڑی بے صبری سے انتظار کرتے ہیں، تاکہ ہم اپنے خداوند یسوع مسیح میں خدا کے وعدوں کا پورا لطف اُٹھا سکیں۔[15]

حوالہ جات:

[1] اعمال 11:1؛ متی 30:24؛ لوقا 27:21 [2] 2-تیمتھیس 1:4؛ متی 32–31:25 [3] 2-پطرس 13–10:3؛ مکاشفہ 1:21 [4] 1-تھسلنیکیوں 16:4؛ 1-کرنتھیوں 52:15 [5] یوحنا 29–28:5؛ ایوب 26:19 [6] 1-کرنتھیوں 53–51:15 [7] مکاشفہ 12:20؛ رومیوں 11–6:2 [8] متی 36:12؛ لوقا 17:8؛ 1-کرنتھیوں 5:4 [9] 2-تھسلنیکیوں 10–6:1؛ رومیوں 23–19:8 [10] مکاشفہ 11–9:6؛ زبور 11–10:58 [11] متی 41:25؛ مرقس 48–43:9 [12] متی 32:10؛ لوقا 8:12 [13] مکاشفہ 17:7؛ مکاشفہ 4:21 [14] 1-کرنتھیوں 9:2؛ 1-پطرس 4:5 [15] فلپیوں 21–20:3؛ مکاشفہ 20:22

The End

مزید معلومات، مسیحی کتب، پوڈکاسٹ اور آرٹیکل حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.reformedbytruth.com

صرف ذاتی اور نجی استعمال کے لیے نقل کی اجازت ہے، فروخت کے لیے نہیں۔

Duplication of this document is permitted for personal, private use only.